عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوة

جلد ۶ - شمارہ ۲۰

انٹرنیشنل

مرزا طاہر نے ہفت روزہ ختم نبوة میں شائع ہونے والی خبر کی تصدیق کر دی

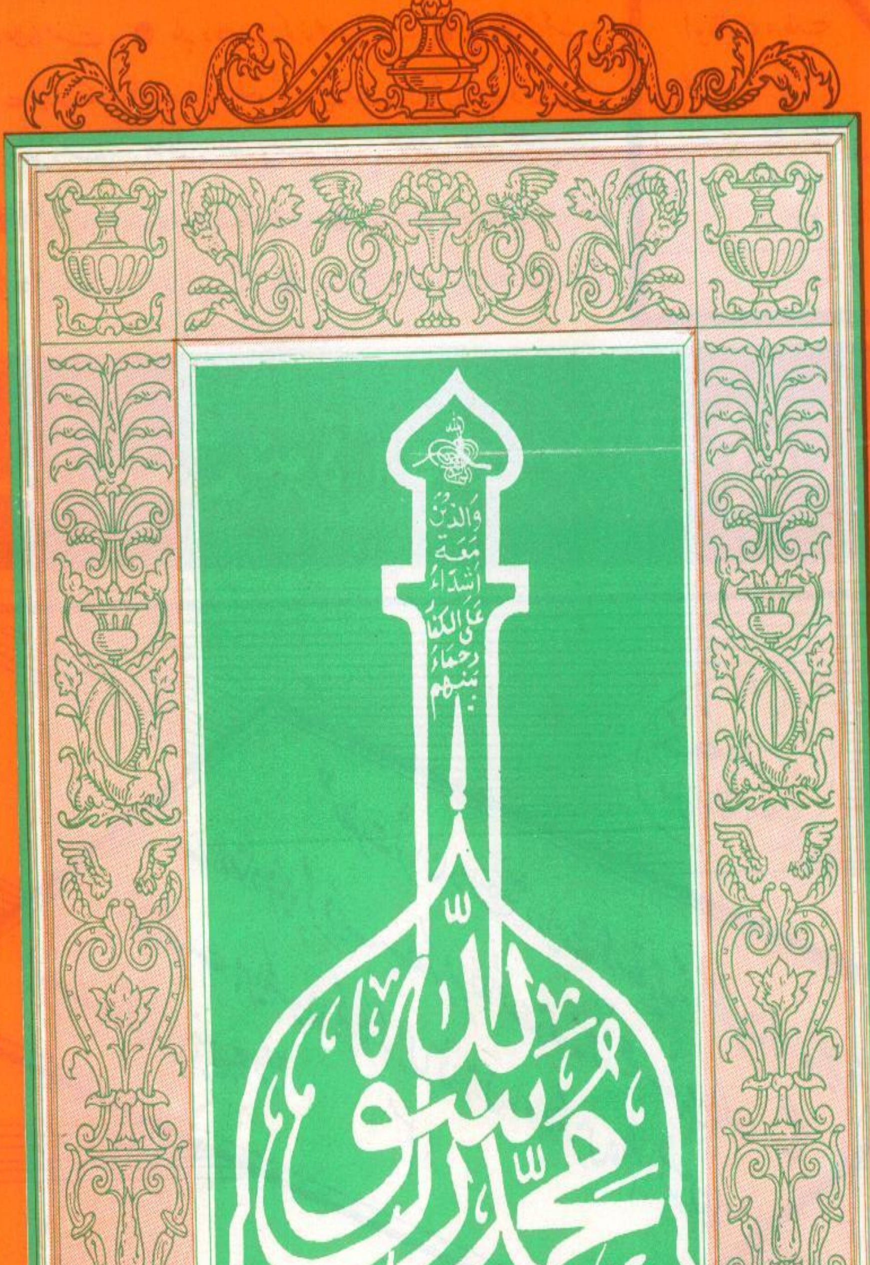

ذبیح کون تھے؟

عیسائی رسالے کا جواب

صہیونیوں کی سازشیں ایک نیا انداز

هو الشافی

افتخار الاطباء الحاج حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی (ایم پی)

رجسٹرڈ کلاس اے۔ فون نمبر ۵۵۱۶۷۵

سابقہ چشتیہ دواخانہ قائم شدہ ۱۹۳۵ء

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

● غربا کے لیے علاج مفت۔ ● طلبہ و طالبات کو خاص رعایت۔ ● ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لیے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ ● عام طور پر حکما، امراض مخصوصہ کے لیے مشہور کر دیے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ● دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ ● بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ● عنبر، زعفران، کستوری، ہیرے، موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما:	۷ تا ۲	
	۵ تا ۹	
موسم سرما:	۹ تا ۱	جمعۃ المبارک
	۳ تا ۹	۹ تا ۱۲
		۵ تا ۹

دواخانہ ختم نبوۃ ۵۶ اے، سرکلر روڈ، نزد بنی چوک، راولپنڈی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (مسلم)

اشتہار ——— از بندۂ خدا

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۶ تا ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۳۰ اکتوبر تا ۵ نومبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۲۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۷۵ روپے

یورپ — ۳۷۵ روپے

ایشیا — ۳۷۵ روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفٰے قاسمی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد طارق

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — طاہر رشید

ابوظبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

انڈیا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •

بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ بینات، ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔

قادیانی سیاسی ٹولہ ہے مذہبی نہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ، ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل و ٹرسٹی دفتر لندن مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا جو گذشتہ تین ماہ سے برطانیہ کے دورے پر ہیں، امسال لندن میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے چیف آرگنائزر بھی تھے، آپ نے عالمی ختم نبوت کانفرنس میں انگریزی میں قادیانیت کے سیاسی موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی، اس بار اداریہ میں ہم ان کی تقریر کا اردو متن پیش کر رہے ہیں ۔ صدیق آباد میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر لکھا جانے والا اداریہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں ______ ادارہ ______

صاحب صدر، حضرات علمائے کرام، معزز سامعین!

ختم نبوت کی یہ تیسری سالانہ کانفرنس ہے ۔ اس کانفرنس میں مجھ سے پیشتر علمائے کرام نے مسئلہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت پر تفصیل سے مختلف پہلوؤں پر بیان فرمایا ۔ میں اس موضوع پر ایک حساس مسئلے پر بحث کرنا چاہتا ہوں ۔

قادیانیت کا مسئلہ ایک سیاسی نوعیت کا مسئلہ ہے، مذہبی نہیں ۔ جو لوگ اسے مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں ۔ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کے لئے کھڑا کیا جانا بھی ایک سیاسی چال تھی، مرزا قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے سکھوں کی فوج میں بھرتی ہو کر ہری سنگھ نلوہ کی زیر قیادت پٹھانوں پر ظلم و ستم تک جاری رکھا ۔ یہ حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کی جماعت کو بالاکوٹ میں شہید کرنے والی فوج میں شامل تھا ۔ مرزا قادیانی خود حکومت کے لئے جاسوسی کرتا تھا ۔ اس کے لڑکے مرزا بشیر الدین نے اپنے زمانے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جاسوسی کرنے کے لئے روس تک بھیجا ۔ اور آج بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ قادیانی ٹولہ اسرائیل کے لئے عرب و دیگر اسلامی ملکوں کی جاسوسی کرتا ہے ۔

قادیانیوں نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے، لیکن دراصل وہ سیاسی ٹولہ ہے ۔ قادیانی گروہ کے سیاسی عزائم پر ہم غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں اپنی حکومت قائم کرنے کے خواہاں ہیں ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ان کی کوشش جاری ہے، جسٹس منیر نے اپنی انکوائری رپورٹ میں تسلیم کیا ہے کہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء کے آغاز تک قادیانی تحریروں سے منکشف ہوتا ہے کہ وہ برطانیہ کے جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے ______ میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ''قادیانی اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں'' ______ کے سلسلے میں چند حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

(۱) نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے ۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں ۔ (الفضل ۲۷ فروری ۲۹ فروری ۱۹۲۲ء)

(۲) ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۲۲ء)

(۳) اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے ۔ (الفضل ۸ جولائی ۱۹۴۵ء)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب ایک عرصے سے دیکھ رہے ہیں ۔ تفصیل کا موقع نہیں، پہلے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کی کوشش کی گئی، ربوہ کے نام سے خالص قادیانیوں کی بستی بسائی گئی ۔ ربوہ اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ ہے ۔ پاکستان کی سرزمین پر قائم ہوتے کے باوجود وہاں کی حکومت قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ کی ہوتی ہے ۔ ربوہ جسے اب صدیق آباد کہا جاتا ہے، وہاں حیرت تو یہ ہے کہ ساری زمین قادیانی انجمن کی ملکیت ہے ۔ وہاں رہائش پذیر قادیانیوں کو حق نہیں کہ وہ اپنے مکان کو

بیچ سکیں۔ اگر کوئی قادیانی ربوہ کا رہنے والا مسلمان ہو جاتا تو اسے ربوہ سے نکال دیا جاتا ہے، گویا ربوہ میں ایک مستقل حکومت قائم ہے وہاں سیکرٹریٹ کے مقابلے میں "ایوانِ محمود" ہے۔ وزارت کے مقابلے میں نظارت قائم ہے۔ الفرقان بٹالین جو قیام پاکستان کے وقت جنرل گریسی نے بنائی تھی اگرچہ بعد میں توڑ دی گئی لیکن اس کا نام بدل کر "خدام الاحمدیہ" رکھ دیا گیا اور الفرقان بٹالین کا اسلحہ حکومتِ پاکستان کو نہیں دیا گیا جواب تک قادیانیوں کے پاس ہے۔ روزنامہ نوائے وقت (۴ر جولائی ۱۹۷۴ء) نے یہ انکشاف کیا۔

قیام پاکستان کے فوراً بعد چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کو کسی سازش کے نتیجے میں وزیر خارجہ بنایا گیا اور ایم ایم احمد قادیانی کو (جو کہ مرزا قادیانی کا پوتا ہے) محکمہ مالیات کا ذمہ دار بنایا گیا۔ ان قادیانی لیڈروں نے ملک کے تمام کلیدی عہدوں میں قادیانیوں کو بھرتی کرایا۔ مقصد یہ تھا کہ ملک پر کسی طرح سے قادیانی حکومت قائم کی جائے۔ ایک حوالے ثابت کروں گا کہ قادیانی کیا چاہتے تھے:۔

قادیانی جماعت کا پہلا یورپی کنونشن لندن کے مرکز میں منعقد ہوا۔ کنونشن میں شریک مندوبین نے اس بات پر زور دیا کہ اگر احمدی جماعت برسر اقتدار آجائے تو امیروں پر ٹیکس لگائے جائیں اور دولت کی از سرِ نو تقسیم کی جائے اور شراب نوشی ممنوع قرار دی جائے۔ (۱۴ر اگست ۱۹۶۵ء روزنامہ جنگ راولپنڈی)

ذرا غور کیجئے کہ وہ کونسی جگہ ہے جہاں قادیانی برسر اقتدار آنا چاہتے ہیں۔ اس اجلاس کے تھوڑے ہی دن کے بعد ۶ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا:

"ایک وقت آئے گا کہ اس ملک میں (یعنی پاکستان) میں مرزا قادیانی کے ذریعے وہی جھنڈا گاڑا جائے گا جو محمد مصطفیٰ کا جھنڈا ہوگا۔" (الفضل ۱۰ر نومبر ۱۹۸۵ء)

گویا پوری طاقت قادیانیوں کی اس بات میں لگی ہوئی ہے کہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ میں تبدیل کیا جائے اور اس وقت پوری اسلام دشمن طاقتیں، اسرائیل، امریکہ و قادیانی لابی پاکستان کے خلاف سرگرم عمل ہیں، وہ پاکستان کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں موجودہ تخریب کاری میں قادیانی برابر ملوث ہیں۔ ایک قادیانی تخریب کار گذشتہ کچھ عرصہ پہلے کیمونسٹ لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے گرفتار ہوا تھا، وہ اسلام آباد یونیورسٹی کا لیکچرار تھا۔

قادیانی ملک میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لئے لسانی، گروہی فسادات پیدا کرنے کے علاوہ اس کو ہوا دے رہے ہیں اور اس کام پر بے دریغ روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کے پاس ہتھیاروں کی کمی نہیں ہے۔ ان کی عبادت گاہیں ہتھیاروں سے بھری پڑی ہیں۔ گذشتہ تقریباً دو سال پہلے کا واقعہ ہے کہ بھاری تعداد میں ویانا (اٹلی) سے اسلحہ کراچی پہنچا۔ اس واقعہ میں کراچی کی ایک شپنگ کارپوریشن کا ڈائریکٹر ملوث تھا۔ کراچی کے شام کے ایک اخبار نے اس خبر کو شہ سرخیوں سے شائع کیا تھا۔ ہم اس ڈائریکٹر کو جانتے ہیں وہ قادیانی تھا۔ تحقیقات کے دوران مفرور ہو گیا۔ پھر دوبارہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ ہم اپنے پرچے "ختم نبوت" کے ذریعے حکومت کے علم میں یہ بات لائے لیکن نہ معلوم اس کا کیا بنا۔ آج ملک میں اسلحہ کی بھرمار ہے، کیوں قادیانیوں کے اڈے کی تلاشی نہیں لی جاتی؟ اور قادیانیوں کی کمپنیوں پر نگاہ نہیں رکھی جاتی۔ قادیانی، اسلحہ کی فراوانی کی وجہ سے دندناتے پھر رہے ہیں اور پاکستان میں مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر ہمارے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا گیا۔ ساہیوال میں نہتے مسلمانوں پر قادیانی عبادت گاہ سے گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی۔ سکھر کے دارالعلوم کی مسجد پر رمضان المبارک کے ایام میں صبح کی نماز کے وقت بم برسائے گئے۔ میرپور خاص میں ایک مسلمان کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ ربوہ جو ان کا اپنا شہر ہے وہاں مسلمانوں پر ظلم کیا جاتا ہے بلکہ خود قادیانی بھی مظالم کا نشانہ بنتے ہیں۔ قادیانی مظالم کی کہانی ایک الگ موضوع کی متقاضی ہے۔

قادیانیوں کے قتل کے اِکّا دُکّا واقعات کو لے کر قادیانی پوری دنیا میں واویلا مچاتے ہیں کہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور انسانی حقوق کے کمیشن کو درخواستیں دیتے پھرتے ہیں۔ جرمنی، ناروے، سویڈن، برطانیہ، کینیڈا و امریکہ میں سیاسی پناہ لیتے ہیں۔ حالانکہ ظلم ظلم کا واویلا جھوٹ کا پلندہ ہے۔ دراصل وہ ان ملکوں میں داخلے کے لئے بہانے بناتے ہیں۔ ہم ان تمام ملکوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ پاکستان آئیں ہم انہیں ایک ایک قادیانی کارخانوں، دکانوں، کاروبار، اداروں اور ربوہ جہاں قادیانیوں کا مرکز ہے لے جائیں گے اور دکھائیں گے کہ قادیانی عیش کر رہے ہیں اور آرام و سکون سے رہ رہے ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے کہ مملکت خداداد پاکستان میں وہ مسلمانوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ چند لاکھ قادیانی اپنے تناسب سے زیادہ سرکاری ملازمتوں پر فائز ہیں اور سرکاری دفاتر میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ بدعنوانیوں اور سرکاری مال کے لوٹ کھسوٹ میں ملوث پائے گئے، جہاں جہاں قادیانی افسران براجمان ہیں وہاں وہ ماتحت مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کئے ہوئے ہیں۔

پاکستان میں نافذ ہونے والے قادیانی آرڈیننس پر قادیانی کافی واویلا کرتے ہیں کہ ان کی آزادی سلب ہوئی ہے۔ یہ سراسر غلط ہے، حالانکہ یہ آرڈیننس پاکستان کے مسلمانوں کے مطالبے پر حکومت نے نافذ کیا تھا، پاکستان ایک خالص اسلامی ملک ہے۔ یہاں شعائرِ اسلام کی حفاظت حکومت کا فریضہ ہے۔ شعائرِ اسلامی کی توہین کوئی مسلمان

بقیہ ص پر

پالتو جانوروں کے متعلق نبوی ہدایات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ

۱- حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ دونوں نے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ ایک عورت کو اس پر عذاب کیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔ جو بھوک کی وجہ سے مرگئی۔ نہ تو اس نے اس کو کھانے کو دیا، نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانوروں (چوہے وغیرہ) سے اپنا پیٹ بھرلیتی۔

فائدہ: جو لوگ جانوروں کو پالتے ہیں ان کی ذمہ داری بہت سخت ہے، کہ وہ بے زبان جانور اپنی ضروریات کو ظاہر بھی نہیں کرسکتے ایسی حالت میں ان کے کھانے پینے کی خبرگیری بہت اہم اور ضروری ہے۔ اس میں بخل سے کام لینا اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرنے کیلئے تیار کرنا ہے بہت سے آدمی جانوروں کے پالنے کا تو بڑا شوق رکھتے ہیں لیکن ان کے گھاس دانہ پہ خرچ کرتے ہوئے جان نکلتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف احادیث میں مختلف عنوانات سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ایک اونٹ نظرِ اقدس سے گذرا۔ جس کا پیٹ کمر سے لگ رہا تھا۔ (بھوک کی وجہ سے یا دبلے پن کی وجہ سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ ان کی اچھی حالت میں ان پر سوار ہوا کرو۔ اور اچھی حالت میں ان کو کھایا کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ استنجے کے لیے جنگل تشریف لے جایا کرتے تھے۔ کسی باغ میں یا کسی ٹیلہ وغیرہ کی آڑ میں ضرورت سے فراغت حاصل کرتے ایک مرتبہ اس ضرورت سے باغ میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں ایک اونٹ تھا جو حضورؐ کو دیکھ کر بڑ بڑانے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے (ایک معروف چیز ہے کہ ہر مصیبت زدہ کا کسی غمخوار کو دیکھ کر دل بھر آتا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس تشریف لے گئے اس کی کانوں کی جڑ پر شفقت کا ہاتھ پھیرا جس سے وہ چپکا ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے ایک انصاری تشریف لائے اور عرض کیا کہ یہ میرا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم اس اللہ سے جس نے تمہیں اس کا مالک بنایا، ڈرتے نہیں ہو، یہ اونٹ تمہاری شکایت کرتا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو، اور کام زیادہ لیتے ہو

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے ایک گدھے کو دیکھا کہ اس کے منہ پہ داغ دیا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم کو اب تک یہ معلوم نہیں کہ میں نے اس شخص پہ لعنت کی ہے جو جانور کے منہ کو داغ دے یا منہ پہ مارے

ابوداؤد شریف میں یہ روایت ذکر کی گئیں۔ ان کے علاوہ اور بھی مختلف روایات میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ جانوروں کی خبرگیری میں کوتاہی نہ کی جائے۔ اور جب جانوروں کا یہ حال ہے اور ان کے بارے میں یہ تنبیہات ہیں تو آدمی جو اشرف المخلوقات ہے، اس کا حال اظہر ہے اور زیادہ اہم ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ آدمی کے گناہ کے لیے یہ کافی ہے کہ جس کی روزی اپنے ذمہ ہے اس کو ضائع کرے۔ اسی لئے اگر کسی جانور کو اپنی کسی ضرورت سے روک رکھا ہے تو اس کے کھلانے میں کنجوسی کرنا اور یہ سمجھنا کہ کون جانے کس کو خبر ہوگی! اپنے اوپر سخت ظلم ہے جاننے والا سب کچھ جانتا ہے، اور لکھنے والے ہر چیز کی رپورٹ لکھتے ہیں چاہے کتنی ہی مخفی کی جائے۔ اور یہ آفت بخل سے آتی ہے کہ جانوروں کو اپنی ضرورت سے، سواری کی ہو، یا کھیتی کی۔ دودھ کی ہو یا کوئی اور کام لینے کی ہو پالتے ہیں لیکن کنجوسی سے ان پر پیسہ خرچ کرتے ہوئے دم نکلتا ہے۔

بقیہ: حیات امیر شریعت

⑤ ایک دفعہ شاہ جیؒ نے فرمایا کہ میرے بیٹے نے میری داڑھی کے بال پکڑ لیے، میں نے جھٹ اس کے سر کے بال پکڑ لیے کہنے لگا ہائے ابا جی، میں نے کہا ہاں بیٹا جی

⑥ ایک مرتبہ دوران تقریر فرمایا، لوگ کہتے ہیں، کانگرس میں شامل نہ ہونا، ہندو ہمیں کھا جائے گا۔ ارے ہندو تو مرغ کی ایک ٹانگ نہیں کھا سکتا۔ تمہیں کیسے کھا جائے گا جو سینکڑوں گائے ہضم کئے پھرتے ہیں۔

بقیہ: مولانا دین پوری

تو بیسیوں حدیثیں پڑھ ڈالتے تو محسوس ہوتا کہ علم و فضل کا بحرِ بیکراں موجزن ہے۔ وہ اپنے اندازِ خطابت کے خود موجد و بانی تھے۔ اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بڑی باتیں کہہ جاتے۔

۱۴/ اگست بروز جمعہ تین اور چار کے درمیان دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اور پاکستان کا وہ ہر دل عزیز خطیب اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کمزوروں اور حاجت مندوں کے حقوق

حضرت مولانا محمد ثانی الحسنی ندوی

کوئی بھی ہو کسی نہ کسی وقت ایسی افتاد پڑ جاتی ہے جس سے وہ دوچار ہوتا ہے کسی کو اپنی دولت و ثروت، عزت و جاہ، صحت و جوانی پر اترانا نہ چاہیے، ہو سکتا ہے کہ اس پر ایسا وقت آپڑے جس سے وہ دوسروں کا محتاج اور دست نگر ہو جائے

غریبوں اور مصیبت زدوں سے بے اخلاقی برتنا ان کو اپنے سے کم سمجھ کر بے پروائی کرنا، غرور تکبر کی نشانی ہے اور خدا مغرور و متکبر کو پسند نہیں کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

”کیا میں تم اہل جنت کی خبر نہ دوں۔ ہر کمزور جو کمزور سمجھا جاتا ہے اگر اللہ پر قسم کھا لے تو اللہ اس کی قسم پوری کرتا ہے اور کیا میں تم کو اہل دوزخ کی خبر نہ دوں ہر متکبر اور بخیل شخص“

کیا معلوم جن کو ہم ان کی عزت، پھٹے حال، سوکھے چہروں کی بنا پر خاطر میں نہیں لاتے اور کترا کر نکل جاتے ہیں ان کی قدر و قیمت ہماری نگاہوں میں نہ ہو، مگر خدا اور رسول کی نگاہوں میں کتنی وقعت ہو۔

”مجھ کو کمزوروں میں تلاش کرو، کمزوروں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تم کو رزق ملتا ہے۔“

ایک بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ تشریف رکھتے تھے آپ کے پاس ایک صحابی اور حاضر تھے۔ تھوڑی دیر میں ایک صاحب ادھر سے گزرے آپ نے دریافت فرمایا یہ کون ہیں ان صحابی نے کہا، یہ صاحب شریفوں میں سے ہیں، یہ اس لائق ہیں اگر پیغام دیں تو نکاح کیا جائے، اگر سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے، تھوڑی دیر کے بعد ایک اور صاحب کا گزر ہوا ان کو بھی حضور نے دریافت فرمایا عرض کیا گیا یہ مسکین غریب مسلمان ہیں ان کا حال یہ ہے کہ اگر پیغام دیں تو شادی نہ کی جائے، اگر سفارش کریں تو قبول نہ کی جائے، اگر کوئی بات کہیں تو سنی نہ جائے۔ آپ نے فرمایا یہ صاحب پہلے جیسے زمین بھر سے بہتر ہیں (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے:۔

”خدایا میری موت و زندگی مسکنت میں رکھ اور مسکینوں کی جماعت ہی میں مجھ کو اٹھا۔“

مصیبت زدہ، پریشان حال آدمیوں کے ساتھ سلوک، ان کی مدد کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ارشادات سنئے:۔

1۔ اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی فریادرسی کو پسند کرتا ہے۔

2۔ جو آدمی کسی مشکل میں پھنسے ہوئے انسانوں کی مدد کرتا ہے اللہ اس کو دنیا و آخرت سہولت عطا فرماتا ہے۔

3۔ جو شخص اپنے مضطر بھائی کی امداد کرے اللہ اس کو ایسے دن ثابت قدم رکھے گا، جس دن پہاڑ بھی اپنی جگہ نہ ٹھہر سکیں گے۔

4۔ جو شخص میری امت میں کسی کی حاجت پوری کرے تاکہ اس کو خوشی ہو اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا، اور جو خدا کو خوش کرے گا خدا اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

5۔ جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو بھی مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

6۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ عمل پسند ہے کہ کسی مسکین کو بھوک کی حالت میں روٹی کھلائے یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کی مصیبت دور کرے (کنز)

7۔ جس کو خواہش ہو کہ اللہ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں سے نجات دے تو اس کو چاہیے کہ قرض دار کے قرض کو معاف کر دے یا اس کو مہلت دے (مسلم)۔

سب سے زیادہ وہ ضرورت مند اصحاب ہماری خدمت و سلوک کے مستحق ہیں جو اپنے پھٹے حال اپنی حاجتوں کو ظاہر نہیں کرتے، کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا باعث شرم سمجھتے ہیں، آج بھی ایسے گھرانوں کی کمی نہیں ہے جو بار بار فاقوں اور مصیبتوں کے دست سوال نہیں پھیلاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جیسے حضرات کو مسکین فرمایا ہے۔

”مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس آئے جائے اور لقمہ دو لقمے کھجور دو کھجور اس کو لوٹا دیں مگر مسکین وہ ہے جو ایسی دولت نہ پائے جو اس کو کافی ہے اور نہ کسی کو اس کی مفلسی کا پتہ چلے اور نہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے

(بخاری مسلم)

اللہ تعالیٰ نے کسی سائل کو خواہ حقیقتاً ضرورت مند ہو یا صرف بھیک مانگنے کا عادی ہو جھڑکنے سے منع فرمایا۔ ارشاد فرمایا:۔

وأما السائل فلا تنهر۔

سوال کرنے والے کو نہ جھڑکو۔

ایک صحابیہ نے حضور سے سوال کیا کہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور اس پر مجھے شرم آتی ہے کہ گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں جو میں اس کو دوں

آپ نے فرمایا: "اس کے ہاتھ میں رکھ دو خواہ ایک جلا ہوا کھر ہی ہو۔"

سب سے اچھی کمائی ہاتھ کی کمائی ہے

لیکن اس کے ساتھ حضور نے بے فائدہ سوال کرنے اور خواہ مخواہ ہاتھ پھیلانے سے منع فرمایا ہے اور ایسے لوگوں پر سخت نکیر فرمائی ہے جو صحت و توانائی کے باوجود ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ فرمایا:

"کوئی اپنی رسی لے کر لکڑی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد لائے اس کو بیچے اس کی وجہ سے بقدر ضرورت دیدے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے لوگ اس کو دیں یا نہ دیں۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

"آدمی برابر سوال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کو قیامت میں اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا نہ ہوگا"

ایک صاحب حضورؐ کے پاس آئے اور سوال کیا۔ حضورؐ نے فرمایا تمہارے گھر کوئی چیز نہیں ہے، انہوں نے کہا حضور ایک ٹاٹ ہے۔ جس کا ایک حصہ بچھاتا ہوں اور ایک حصہ اوڑھتا ہوں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم لوگ پانی پیتے ہیں، آپ نے فرمایا دونوں کو لے آؤ۔ وہ صاحب جاکر ان چیزوں کو لے آئے حضورؐ نے ان کو لے کر فرمایا: "کون اس کو خریدتا ہے؟" ایک صاحب بولے "میں ایک درہم میں خرید لوں گا۔" آپ نے فرمایا "اور کوئی ہے جو ایک درہم سے زیادہ میں خریدے، ایک دوسرے صاحب بولے میں دو درہم دوں گا، آپ نے دو درہم ان کو دے دیا اور فرمایا جاؤ ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر والوں کو دیدو اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید لاؤ۔ وہ صاحب گئے اور تعمیل

باقی صفحہ ۳۰ پر

عظمتِ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صادق فراز

صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین جنہیں دُنیا ہی میں بارگاہ رب کائنات کی طرف سے رضی اللہ عنہٗ ورضوا عنہ کا تمغۂ امتیاز ملا۔ درحقیقت اُن کی نبی آخر زماں سے والہانہ محبت اور خدائے جل وعلا شانہ پر غیر متزلزل ایمان کا مظہر ہے۔ حدیث کی مستند کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے مذہب اسلام کی بقاء اور اس کے استحکام کے لیے اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دیا۔

مصائب و شدائد کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ جن کا آج تصور بھی ممکن نہیں۔ لیکن ان تمام مصائب کے باوجود ان لوگوں کے پائے استقلال میں تھوڑی سی بھی لغزش نہ آئی۔

ان میں ایک حضرت بلالؓ ہیں، جو امیہ بن خلف (یہودی) کے غلام تھے۔ اس یہودی نے بلالؓ کو مذہب اسلام کی حقانیت تسلیم کرنے پر سخت ترین سزائیں دیں۔ لیکن اس کے باوجود بلالؓ کی زبان مبارک سے اَحد اَحد کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔

اسلام میں سب سے پہلی شہادت حضرت سمیہؓ کی ہے۔ یہ حضرت یاسرؓ کی بیوی حضرت عمارؓ کی والدہ تھیں۔ ابوجہل ملعون نے ایک برچھا مارا جس سے وہ شہید ہوگئیں۔ مگر اسلام سے منہ نہ پھیرا۔ حالانکہ بوڑھی اور ضعیف تھیں۔

حضرت خبابؓ بن الارث کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے مذہب اسلام کی خاطر ہولناک تکالیف برداشت کیں۔ یہ ایک عورت کے غلام تھے۔ قبول اسلام کی وجہ سے آگ کے انگاروں پر گھسیٹا جاتا لوہے کو گرم کر کے ان کے سر کو داغ دیتی تھی لیکن اس کے باوجود راہ حق سے نہ ہٹے تاریخ اسلام اور احادیث کی کئی مستند کتابیں ان اصحاب کے ایمان افروز واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔

ان اسلام کے شیدائیوں نے مالی لحاظ سے بھی قابل رشک قربانیاں دیں۔ حضرت عثمانؓ کو اسلام کی راہ میں مال خرچ کرنے پر بارگاہ رسالت کی طرف سے غنی کا شہرہ آفاق لقب ملا۔ یہ حضرات اعلیٰ درجے کے مہمان نواز بھی تھے۔ چنانچہ اس سلسلے کا ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے۔

ایک انصاری صحابی کے ہاں ایک مہمان ٹھہرا۔ اتفاق سے انصاری کے گھر کھانے کو کچھ نہ تھا، بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا رکھا تھا، وہ بھی مہمان کو پیش کر دیا اور خود معہ اہل وعیال رات فاقہ میں گزاری اللہ تبارک تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند آیا۔ اس واقعہ پر یہ آیت (یؤثرون علی انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ) نازل ہوئی۔ یعنی وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں گو ان پر فاقہ ہی ہو۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ اسلام کے سچے جاں نثار سپاہی، اکمل واجمل اور

ہدایت یافتہ انسان تھے۔ جن کی عظمت و رفعت پر بعد میں آنے والا کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا۔ مذہب اسلام میں صحابہ اور غیر صحابہ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اس فرق کو سمجھنے کے لیے فرمان نبیؐ ذہن میں رکھیں۔ ارشادِ نبویؐ ہے:" اگر غیر صحابی پہاڑ برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کردے تو صحابی کے مشت بھر جو کے برابر ثواب کو نہیں پہنچ سکتا"

چنانچہ یہی بات ایک دوسرے انداز میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہی تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ افضل ہیں یا امیر معاویہؓ، تو جواب دیا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ سے تو وہ خاک بھی افضل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں جہاد کرتے ہوئے حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے نتھنوں میں گئی تھی"

اگر کوئی اہل بیت سے اپنی جاں نثاری و محبت کا دعویٰ کرے۔ لیکن جلیل القدر صحابہ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت امیر معاویہؓ سے بغض وعناد رکھے تو سمجھ لو ایسا شخص بے ایمان ہے۔

اس سلسلے میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاصہ درج ہے۔

ترجمہ: میرے بعد ایک فرقہ ایسا ہوگا جو اہل بیت سے تو اپنی محبت کا دعویٰ کریں گا۔ جبکہ جلیل القدر صحابہ پر تبرا بازی کریں گا تو سمجھ لینا یہ گمراہ ہے۔ خبردار تم ان کی مجلسوں میں کبھی نہ جانا۔ ان کو سلام نہ کرنا ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا۔ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت نہ کرنا۔ مرجائیں تو جنازے میں شریک نہ ہونا اور ایسے بدترین لوگوں کو مسلمانوں کے گورستان میں بھی نہ دفنانا

باقی ص۳۰ پر

ہلکی پھلکی مسکراہٹیں

حجاج ابن یوسف نہایت تندخو اور جابر آدمی تھا ایک دفعہ لباس تبدیل کرکے اپنے غلام کے ساتھ باہر نکل گیا۔ ان کا گذر ابولہب کے غلام مطلب پر ہوا جو کہ حجاج کو نہ جانتا تھا۔ حجاج نے کہا کہ تمہارا حجاج ابن یوسف کے بارے میں کیا خیال ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ کیسا رویہ رکھتا ہے؟ مطلب نے کہا کہ وہ بڑا جابر ہے، ظالم ہے رعایا پر سختی کرتا ہے خدا اس کو غارت کرے وغیرہ وغیرہ حجاج نے کہا کہ میں خود حجاج ابن یوسف ہوں۔ مطلب نے کہا کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں؟۔ حجاج نے کہا نہیں۔ مطلب نے کہا کہ میں ابولہب کا غلام مطلب ہوں سب جانتے ہیں کہ ہر ماہ مجھ پر جنون کے دورے پڑتے ہیں اور آج پہلا دن ہے۔ حجاج ابن یوسف ہنسنے لگا اور اس کو چھوڑ دیا۔

ایک اور واقعہ اسی قسم کا ہے کہ ایک دن حجاج ابن یوسف اپنے لشکر سے جدا ہوگیا اور ایک باغ کے پاس سے گذرا۔ وہاں ایک شخص پانی دے رہا تھا۔ حجاج نے اس سے پوچھا کہ حجاج بن یوسف کیسا شخص ہے؟ باغ والے نے کہا کہ اس پر خدا کی لعنت ہو، وہ تو ظالم قاتل اور کینہ پرور ہے۔ حجاج نے کہا کہ تو مجھے پہچانتا ہے؟ باغ والا بولا نہیں مجھے تیرے بارے میں علم نہیں۔ حجاج نے کہا کہ میں ہی حجاج بن یوسف ہوں! اب تو اس باغ والے کے پسینے چھوٹنے لگے۔ پھر اس مالی نے ڈنڈا سنبھالا اور کہا کہ میں ابوثور مجنون ہوں آج میرے جنون کے دن کی ابتداء ہے" یہ کہکر ڈنڈا سر پر مارنے لگا اور منہ سے جھاگ نکالنے لگا اور جوش کا اظہار کرنے لگا اور چیخنے چلانے لگا۔ حجاج ابن یوسف نے جب یہ حالت دیکھی تو ہنستا ہوا واپس لوٹ آیا۔ اور یوں وہ شخص اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوگیا۔

اسی طرح ایک اور قصہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے کہ ایک روز حجاج ابن یوسف ایک دیہاتی سے ملا اور اس سے سوال کیا کہ حجاج ابن یوسف کیسا آدمی ہے؟ دیہاتی نے حجاج ابن یوسف کو بے نقط سنائیں کیونکہ وہ دیہاتی حجاج ابن یوسف کو پہچانتا نہیں تھا۔ حجاج نے کہا کہ پھر خلیفہ عبدالملک کے پاس شکایت کیوں نہیں لے جاتے۔ اس دیہاتی نے کہا عبدالملک کو بھی بہت سخت سست کہا۔ اتنے میں حجاج ابن یوسف کا لشکر بھی آپہنچا۔ حجاج نے کہا کہ اس بدوی کو بھی ساتھ سوار کرلو۔ چنانچہ سپاہیوں نے جب اس بوڑھے کو پکڑا تو بوڑھے نے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں! لوگوں نے کہا کہ یہ حجاج ابن یوسف ہیں۔ یہ سن کر بدوی حجاج ابن یوسف کی سواری کے قریب ہوا اور چپکے سے حجاج ابن یوسف کے کان میں کہنے لگا کہ جو باتیں آپ کے اور میرے درمیان ہوئی تھیں وہ میری امانت ہیں کسی اور سے نہ کہنا۔ حجاج ابن یوسف نے جب یہ سنا تو ہنس پڑا اور اس کو چھوڑ دیا۔

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نوخان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ — تاریخ عالم کو بدل دینے والا سپہ سالار

محمد زاہد دلبر ۔۔۔ سرگودھا

تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے یہ خصوصیت ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ جیسے بہادر اور اولوالعزم ساتھی آپ کو ملے ایسے کسی اور نبی کو نہیں ملے جس کا نظارہ تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے صاف نظر آتا ہے جو کچھ آپ کے ساتھیوں نے کارنامے دکھائے دوسرے تمام نبیوں کے پیروکار اس کا سوواں حصہ بھی نہ دکھا سکے۔

چنانچہ جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو دعوت جہاد دی تو اس قوم نے حضرت موسیٰ کو جواب دیا وہ قرآن میں موجود ہے۔

اذھب انت وربك فقاتلا

انا ھھنا قاعدون ہ

ترجمہ: ”تو اور تیرا رب دونوں جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔“

جب حضور اکرم کے بالمقابل کفار آئے تو آپ کے ساتھی فرماتے کہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی، دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہماری لاشوں پر سے گزر کر نہ جائے۔

جب ظلمت وجہالت کا پردہ چھٹنے کو آیا تو اس وقت حضرت عمرؓ کی عمر ستائیس برس تھی۔ عمر بن خطاب انہیں عاشقانِ رسول میں سے ایک فرد تھے۔

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال ہوا تو یہی عمرؓ اسلام کا پرچم لیکر اٹھے اور کسریٰ کی پرشوکت سلطنت اور قیصر کی باجبروت بادشاہت کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا۔ حضرت عمرؓ تاریخ عالم کو بدل دینے والے سپہ سالار تھے۔ جنہوں نے شہنشاہوں کے تاج ہاتھ میں لیکر پُرغرور سروں سے کھینچ لیے۔ اور اپنے پاؤں کے نیچے مسل کر پھینک دیئے۔ ارض مصر کی تہذیبیں اس کے آگے ناچیز اور ہیچ ہو کر رہ گئیں۔ آپؓ کے رعب ودبدبہ کی وجہ سے ہزاروں میل دور بیٹھا ہوا انسان ویسے ہی کانپتا تھا جیسے دارالخلافہ میں مقیم شخص آپؓ کے احتساب سے خوفزدہ رہتا تھا۔

آپؓ کا رنگ سرخ وسفید تھا۔ قد اتنا لمبا تھا کہ پیدل بھی سوار معلوم ہوتے تھے۔ آپؓ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

آپؓ کا ذریعہ معاش زمانۂ جاہلیت میں اور اس کے بعد زمانۂ اسلام میں تجارت ہی رہا۔ آپؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپؓ کو وقت کم ملنے لگا۔ دوسرے صحابہ کرامؓ کا وظیفہ مقرر ہوا۔ تو حضرت علیؓ کے کہنے پر اکابر صحابہؓ کے ساتھ آپؓ کی تنخواہ پانچ ہزار درہم سالانہ مقرر ہوئی۔

آپؓ کے دسترخوان پر معمولی روٹی اور روغن زیتون کے سوا اور کوئی چیز شاذونادر ہی ہوتی تھی آٹا کبھی گیہوں کا اور کبھی جو کا ہوتا۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت فاروق اعظمؓ خطبہ پڑھ رہے تھے تو ان کے لباس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے ان میں سے ایک پیوند چمڑے کا تھا۔ فتح بیت المقدس کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کی قمیض میں ستر پیوند تھے۔

اعلیٰ اخلاق اور پاس وعدہ

جب ابوموسیٰ اشعریؓ نے خوزستان کے دارالحکومت شوستر پر حملہ کیا تو یہاں کے حاکم ہرمزان عجمی نے عرصہ تک بڑی سختی سے مسلمانوں کا مقابلہ اور اسلامی فوج کو کافی نقصان پہنچایا۔ مگر آخر کار شکست کھائی اور گرفتار ہو کر مدینہ بھیج دیا گیا۔

حضرت عمرؓ قتل کرنے لگے تو اس نے پینے کے لیے پانی مانگا۔ اور پیالہ ہاتھ میں لیکر کہنے لگا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں پانی پینے لگوں اور تم میرا سر اڑا دو۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا! ”نہیں جب تک تم پانی نہیں پی لیتے قتل نہیں کئے جاؤ گے۔“

یہ سنتے ہی اس نے پانی زمین پر گرا دیا اور کہنے لگا۔ اب تم مجھے ہرگز قتل نہیں کر سکتے جب تک میں پانی نہیں پیوں۔ اور پانی میں پیوں گا نہیں۔

حضرت عمرؓ اس کے اس فریب پر حیران رہ گئے اور اپنے قول کا پاس کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا۔ یہ حیرت انگیز مثال دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے دو ہزار سالانہ اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور اس نے اپنی باقی عمر مدینہ میں رہ کر گزار دی۔

شہادت:

حضرت فاروق اعظمؓ نے ایک جمعہ میں فرمایا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے میرے بدن پر تین چونچیں ماری ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے اس کے چند روز بعد ایک ایرانی غلام ابولولو فیروز نے حضرت عمرؓ کے ہاں اپنے آقا کی شکایت کی کہ وہ مجھ سے محصول زیادہ لیتا ہے آپؓ نے مقدار پوچھی تو اس نے دو درہم بتلائے آپ نے پوچھا کام کیا کرتے ہو؟ کہا نقاش ہوں۔ فرمایا تمہارے پیشے کے لحاظ سے یہ رقم زیادہ

نہیں۔ فیروز جانے لگا تو آپ نے فرمایا سُنا ہے تم ہوا سے چلنے والی چکی بہت اچھی بنالیتے ہو۔ ایسی ایک چکی میرے لیے تیار کردو۔ اس نے کہا بہتر ایسی چکی تیار کروں گا جس کا ذکر مشرق سے مغرب تک ہوگا۔

آپ ؓ سمجھ گئے کہ قتل کی دھمکی ہے لیکن اتنا دھیان نہیں دیا۔ چار روز بعد حضرت عمرؓ نماز فجر کی امامت کے لیئے کھڑے ہوئے تو اچانک فیروز نے پیچھے سے نکل کر آپ ؓ پر خنجر سے پے درپے وار کیئے۔ ایک زیر ناف لگا۔ آپ نے کہا عبدالرحمان بن عوف ؓ نماز پڑھائیں۔ خود خون میں لوٹنے لگے۔ اسی عالم میں نماز ہوئی اور فیروز بھاگ نکلا۔ نماز کے بعد اس کا تعاقب ہوا۔ اس نے تیرہ آدمی زخمی کردیئے جن میں سے چھ شہید ہوگئے آخر ایک شخص نے کمبل ڈال کر پکڑ لیا۔ اس نے خنجر اپنے پیٹ میں گاڑ لیا اور مرگیا۔

حضرت عمرؓ نے پوچھا میرا قاتل کون ہے جب بتایا گیا تو فرمایا! ”الحمد للہ میرا قاتل ایسا ہے جس نے خدا کو ایک سجدہ بھی نہیں کیا۔“

زخم کاری تھے بچنے کی اُمید نہ تھی اپنے بیٹے کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کیونکہ آپ کو آپ ؐ کے دامن میں دفن ہونے کی بڑی خواہش تھی۔ حضرت عائشہؓ نے اجازت دیدی۔

حضرت عمرؓ زخمی ہونے کے تیسرے روز یکم محرم ۲۴ھ ہفتے کے روز اس دُنیا کو خیرباد کہہ گئے۔

حیاتِ امیرِ شریعتؒ کی ایک جھلک

ابوالقاسم غلام مصطفےٰ قاسمی کوٹ

تاریخ پیدائش : ۲۳ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ مطابق ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء

مقام پیدائش : عظیم آباد، پٹنہ، صوبہ بہار، انڈیا۔

تاریخی نام : منجانب ننھیال، شرف الدین احمد

تاریخی نام : منجانب ددھیال: عطاء اللہ

تعلیم القرآن : امام القراء سید عمر عاصمؒ سے

تعلیم حدیث وفقہ: حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ صاحب بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا عبدالصمد کاشمیریؒ۔ مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب امرتسریؒ سے حاصل کی۔

تربیت روحانی: اوّل پیر مہر علی شاہ آف گولڑہ سے شرف بیعت حاصل کیا پھر حضرت قطب وقت مولانا شاہ عبد القادر رائپوری سے سرفراز ہوئے

اوصافِ حمیدہ: لحنِ داؤدی سے خوب خوب رب العزت نے نوازا تھا۔ جب تلاوت قرآن فرماتے تو نزول قرآن کا گمان ہوتا تھا۔

حلیہ مبارک: حسین وجمیل چہرہ۔ تیکھے نقوش کشادہ اور منوّر پیشانی زُلفیں جیسے کالی اور مست گھٹائیں

طاقتِ لسانی وزبانی : اس کی آواز کے زیر وبم سے حکومتوں کے زوال وعروج وابستہ تھے۔

مقصدِ زندگی : قرآن اور صاحب قرآن کی حفاظت عشق کی حد تک۔

پروگرام زندگی : فرنگی اور مرزائیت کے خبیث ناسور کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنا۔

ناموسِ رسالت ؐ کی خاطر پس دیوارِ زنداں : گیارہ مرتبہ گرفتار ہوئے کُل مدت قید نو سال گیارہ ماہ ۱۹ دن

(۱) شاہ جیؒ دیوبند تشریف لائے اس زمانہ میں ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا رکھتے تھے۔ ایک حجام (جو حضرت شیخ العرب والعجم امام مدنی نور اللہ مرقدہٗ کی حجامت بنایا کرتے تھے) آیا اُس سے فرمانے لگے ارے خلیفہ جی ذرا ان مونچھوں کو صاف کردے (مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں) حجام بولا پلنگ پر تشریف رکھیئے، شاہ جیؒ نے اپنا ڈنڈا زمین پر رکھا اور خود بھی بلاتکلف زمین پر بیٹھ گئے۔ بات معمولی تھی مگر بندہ ان کی اس ادا سے بہت متاثر ہوا۔ رسمًا نہیں بلکہ حقیقتًا ہمارے بزرگ بہت ہی متواضع تھے۔ بندہ چونکہ ایک کھاتے پیتے گھرانے کا فرد تھا، ایسی چیزیں اپنی شان کے خلاف سمجھتا تھا۔ حضرت شاہ جیؒ کے اس عمل سے دماغ سے یہ بات الحمدللہ نکل گئی۔

(۲) ایک دفعہ سہارنپور میں جمعیۃ الطلباء مظاہر کا جلسہ تھا۔ شاہ جیؒ تشریف لائے، تقریر فرمائی، کمال کردیا۔ عجیب بات یہ تھی کہ ابھی پورے مجمع کو رُلا دیا، دوسرے منٹ میں ہنسا دیا۔ پھر رلایا پھر ہنسا دیا۔ واقعی اُن کے بیان میں جادو تھا۔

(۳) ایک دفعہ شاہ جیؒ سیوہارہ تقریر کے لیے تشریف لائے بہت سے بدمعاش قسم کے لوگ بھی تقریر سننے آئے تھے۔ حالانکہ وہ سینما کے شوقین تھے، اور نافہ نہ کرتے تھے ان کی تقریر میں موجود دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ اختتام تقریر پر بندہ نے پوچھا ارے تم لوگ یہاں کہاں کہنے لگے جو مزہ ان کی تقریر میں ہے وہ سینما میں کہاں۔

(۴) ایک دفعہ کسی نے شاہ جیؒ سے کہا کہ آپ نے کوئی کتاب نہیں لکھی، فرمانے لگے بیوقوف ہم کتابیں لکھیں گے ارے ہم پر کتابیں لکھی جائیں گی۔

باقی صہ پر

اشتہارات کی بہترین کتابت کے لیئے
ادارہ زاہد الکتابت
کی خدمات حاصل کریں
دفتر: جامع مسجد عثمانیہ نزد البدر مارکیٹ
پتوکی ضلع قصور

خطیبِ اسلام

محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ

خطیب دلپذیر مولانا عبدالشکور دین پوریؒ۔ دین پور شریف (خان پور) کی مردم خیز بستی میں ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم مولانا محمد عبداللہ دین پوری اپنے وقت کے عالم اور عارف باللہ تھے۔ ابتدائی پرائمری تعلیم کوٹ سبزل (رحیم یار خان) میں حاصل کی۔ فارسی تعلیم مولوی عبدالواحد صاحب سے پڑھی، عربی تعلیم گھوٹکی اور بستی مولویاں کے قدیمی مدرسہ میں حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسہ مخزن العلوم خان پور میں داخل ہوئے۔ جہاں حضرت درخواستی مدظلہ، مولانا عبدالرحیم درخواستیؒ مولانا عبدالرزاق صاحبؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ ۱۹۵۳ء میں تعلیم سے فراغت حاصل کی۔

طالب علم ہی تھے کہ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی جس میں پورے ملک سے علماء کرام نے تحفظ ختم نبوت کے لئے گرفتاریاں پیش کیں تو مولانا مرحوم نے بھی گرفتاری پیش کی۔ جیل میں ہی تحریک ختم نبوت کے روح رواں اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بانی اور تحریک آزادی کے عظیم قائد حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی معیت نصیب ہوئی۔ شاہ جی سے استفادہ کا موقع ملا۔ اور شاہ جی کی مردم شناس نگاہوں نے مولانا مرحوم کو کندن بنا دیا۔ تحصیلِ علم سے فراغت کے بعد پانچ سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سردار احمد خان پتافیؒ نے جب تنظیم اہل سنت کی بنیاد رکھی تو مولانا مرحوم تنظیم اہل سنت میں مبلغ کی حیثیت سے بھرتی ہوگئے اور تنظیم اہل سنت پاکستان کے انتخاب کے موقع پر نائب صدر منتخب ہوئے۔ اور تنظیم کے مرکز واقع نواں شہر ملتان کی جامع مسجد صدیقیہ میں تیرہ سال تک خطابت کی۔ جس سے آپ کے جوہر کھلے اور مرکز تنظیم میں دور دراز سے لوگ آپ کی خطابت سے مستفید ہونے کے لئے آتے۔ مسجد سامعین سے خوب کھچا کھچ بھر جاتی۔ ان کے وعظ میں شہد کی شیرینی تلوار کی گرج اور سورج کی چمک، چاند کی دمک تھی۔ ایک ہی لمحے میں روتوں کو ہنسا دیتے اور ہنستوں کو رُلا دیتے۔ مختلف موضوعات پر گھنٹوں لاثانی بولتے اور ایسے محسوس ہوتا کہ خطیب کی خطابت میں سمندر کی سی روانی بھی پائی جاتی ہے۔

تنظیم اہلسنت پاکستان کو خیرباد کہہ کر مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کی بنیاد رکھی اور تیرہ سال تک مجلس کی صدارت کے عہدے پر براجمان رہے۔ آخر میں مجلس علماء اہلسنت پاکستان کی بنیاد رکھی اور بنیادی اصولوں میں سے اہلسنت و جماعت دیوبند میں بڑھتے ہوئے خلفشار سے کنارہ کشی اختیار کی اور تعاون کی پالیسی کو اپناتے ہوئے بائیکاٹ کی پالیسی کو خیرباد کہا۔ اور بہاولپور میں جماعت کا مرکزی دفتر قائم کیا ——— نثر میں قافیہ بندی اور ہم وزن الفاظ اور جملے کہنا اور لکھنا مولانا مرحوم کی انفرادیت تھی۔ غالباً ۱۹۸۲ء میں اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس تھی، بندہ بھی موجود تھا تو مولانا نے مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے فرمایا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھا، میں کہتا ہوں غبی تھا۔ لوگ کہتے ہیں رسول تھا، میں کہتا ہوں فضول تھا۔ وہ کہتے ہیں ظلی تھا، میں کہتا ہوں شیخ چلی تھا۔ وہ کہتے ہیں بروزی تھا، میں کہتا ہوں موذی تھا۔"

دارالعلوم دیوبند کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا، جب ہندوستان میں کفر کا طوفان تھا، شرک برہمان تھا، خرافات و ہزلیات کا شکار مسلمان تھا۔ اسلام برائے نام تھا، مذہب بدنام تھا۔ عقیدہ خام تھا، جہالت کا اندھیرا تھا، ظلم کا بسیرا تھا۔ گمراہی کا ڈیرا تھا۔ انگریز کی حکمرانی تھی، حکومت شیطانی تھی۔ ہر طرف حیرانی و پریشانی تھی، ہر سو ویرانی تھی۔ جب علماء کو تختۂ دار پر لٹکایا گیا، دار و رسن پر چڑھایا گیا۔ دریائے شور عبور کرایا گیا، حق گو لوگوں کا سر اڑایا گیا تو ان حالات میں حق پرستوں کا گروہ برسرِ پیکار تھا، ہندوستان میدان کارزار تھا، سب سے بڑا دشمن انگریز تھا، بڑا شر انگیز تھا۔ چالاک تھا، تیز تھا۔ پھر بھی مقابلہ اور مقاتلہ کا معاملہ کیا گیا۔ مسلمانوں کی ذہنی تنزلی دیکھ کر غیور جاگ اٹھے، بالآخر انگریز اس ملک سے بھاگ گئے۔ دارالعلوم دیوبند نے ہزاروں مفسر، محدث، مدقق، مفتی، متکلم، محقق، معلم، مبلغ، مصنف، مؤلف، مؤرخ، مدبر، مفکر، سیاست داں، صحافی، شاعر، ماہر تیار کئے اور ہزاروں علماء، فقہاء، فصحاء، ادباء، صلحاء، اتقیاء، اذکیاء، اصفیاء، اکابر و شیوخ پیدا کئے۔

دارالعلوم دیوبند۔ ۲۰۳۹۵ مشائخ، ۸۸۸۵ مدرسین، ۱۱۲۴ مصنفین، ۱۷۴ مفتی، ۵۴ مناظر، ۴۲۸ صحافی، ۴۲۸۸ خطیب و مبلغ، ۲۸۰ طبیب تیار کئے۔ مقفع و مسجع عبارت بولتے ہیں، کبھی کبھی زبان کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ بیعت کا تعلق قطب الاقطاب حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تھا اور مولانا سید حامد میاں مدظلہ سے مجاز تھے۔ حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ، مولانا عبدالغفور عباسیؒ سلوک و تصوف میں اگرچہ بیعت نہیں لیتے تھے تاہم لوگ انتہائی عقیدت و محبت سے پیش آتے، اوراد و وظائف معلوم کرتے۔

تحریک ختم نبوت سے والہانہ عقیدت و محبت

کا جذبہ رکھتے تھے۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی اراکین اور قائدین امیر شریعت، سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری، مناظر اسلام مولانا حسین اختر کا تذکرہ آتا تو جھوم اٹھتے اور خدمات پران کو خراج عقیدت پیش کرتے۔ مولانا قاضی احسان شجاع آبادیؒ کی وفات پر جو تعزیتی خط لکھا، بہت ہی عجیب ہے۔ فصاحت و بلاغت کا مرقع ہے۔

حضرت قاضی صاحبؒ کے داماد قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے آپ کی سوانح حیات کے آخر میں مولانا مرحوم کا مکتوب گرامی شائع کیا ہے

مولانا عبدالشکور دین پوری کا خراج عقیدت

احسانؒ پر اللہ کا احسان تھا۔ کیا عجیب انسانؒ

تھا۔ بہادر تھا، مرد میدان تھا، خادم قرآن تھا، ذی فہم و ذیشان تھا، علماء کا قدر دان تھا۔ عشق نبی آخر الزمان تھا، قاضیؒ پر فضل یزدان تھا، یوں سمجھو رب مہربان تھا، آہ! قاضیؒ مہمان تھا، مرحوم کئی صفات کا حامل تھا، علماء کے زمرہ میں شامل تھا، دشمنوں کا حبیب تھا، خوش بخت و خوش نصیب تھا۔ فصیح تھا، ادیب تھا، پاکستان کا خطیب تھا۔ قاضیؒ نمازی تھا، غازی تھا، اللہ اس سے راضی تھا۔ قاضی کے ہاتھ میں سخا تھی، چشم میں حیا تھی، طبیعت بار فا تھی، پیاری ادا تھی، قاضی مہمان نواز تھا، کامیاب تھا، سرفراز تھا۔ طمع سے بے نیاز تھا، اسلام کا شہباز تھا، پابند صوم و صلوٰۃ تھا۔

جلسے ہو رہے ہیں واعظ نہیں۔ ممبر ہے زینت ممبر نہیں مسجد ہے خطیب نہیں۔ بچیاں ہیں، ابا نہیں رہا۔ بیوی ہے، سہاگ اجڑ گیا، چمن ہے مالی نہیں۔ خزانہ ہے محافظ نہیں۔ مکان ہے مکین نہیں، اب بھی موت پر یقین نہیں؟ یا اللہ قاضی کو محروم نہ کرنا، ان لا تخافوا ولا تحزنوا کا مژدہ سنا۔ ایک غریب مسافر کفن بردوش، خاموش پر رحم کی نگاہ ہو۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

مولانا مرحوم سے پہلی ملاقات اپنے آبائی گاؤں بستی مٹھو نون شجاع آباد میں ایک جلسہ میں ہوئی جب مولانا کی جوانی اور شباب تھا۔ بندہ اس وقت مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد میں ابتدائی عربی پڑھتا تھا کہ مولانا ہمارے گاؤں تشریف لائے اور گاؤں کی جامع مسجد میں پر لطف خطاب کیا، جس سے بہت سے لوگوں کے عقائد کی اصلاح ہوئی۔ بندہ بھی بہت متاثر ہوا، پھر اکثر جلسوں میں آپ کا خطاب سنتا اور لطف اندوز ہوتا۔ مولانا کے عادات و خصائل میں چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جب بندہ مجلس تحفظ ختم نبوت میں مبلغ کی حیثیت سے رحیم یار خان پہنچا تو ان دنوں تحریک نظام مصطفیٰؐ کا آغاز تھا تو آپ بھی تشریف لاتے اور بندہ کی جماعت میں شمولیت پر خوشی کا اظہار فرمایا جب کبھی ملاقات ہوتی تو دیر تک جماعتی حالات معلوم کرتے رہتے جب آپ بہاولپور میں تشریف لائے تو بندہ نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی کی درخواست کی تو آپ نے بخوشی قبول فرما کر سرفراز فرمایا۔ جب کبھی اجلاس کی دعوت دی جاتی تو آپ ضرور تشریف لاتے، اجلاس میں شرکت فرماتے اور جماعت کی سرپرستی فرماتے، آپ ایک سچے عاشق رسول تھے، جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تو تڑپ اٹھتے اور اکثر مواعظ میں یہ شعر خود پڑھتے

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اس جیسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں، نہ دکان آئینہ ساز میں

سینکڑوں کی نہیں ہزاروں کی تعداد میں احادیث نبویہ یاد تھیں اور موقع و محل کی مناسبت سے پڑھتے اور اس میں اضافہ ہی کرتے رہتے۔ اور ایسے ہی سینکڑوں کی تعداد میں عربی، فارسی، اردو، پنجابی، سرائیکی کے اشعار یاد تھے، اور برمحل اشعار پڑھنے کا انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ حرمین شریفین میں کئی مرتبہ عربی میں تقریر کرنے کا موقع ملا۔ صاف ستھری عربی بولتے اور لکھنے پر قدرت رکھتے تھے۔ عربی کے علاوہ اردو، سرائیکی اور سندھی میں اپنی مثال آپ تھے، نیز آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا، علماء، طلباء، صوفیاء، صلحاء، تاجر و صنعت کار، مزدور اور کسان، زمیندار اور صنعت کار بیک وقت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب سے مراسم تھے، ہر طبقہ سے دوستی نبھانا ان کی فطرت تھی۔ الغرض دوستی اور محبت کا پیکر مجسم تھے۔ مولانا مرحوم ان دنوں بہاولپور کی دینی درسگاہ جامعہ دار العلوم اسلامی مشن کے مہتمم و منتظم تھے آپ کی عمر ۶۵ برس کے لگ بھگ تھی، عرصہ دراز سے شوگر، دل، اور گردوں کے مریض چلے آرہے تھے۔ عید الاضحیٰ جھنگ مولانا حق نواز صاحب کی مسجد میں پڑھائی واپسی پر دل کا دورہ پڑا ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ میری آپ سے آخری ملاقات ۱۳ اگست مغرب کی نماز سے قبل وکٹوریہ ہسپتال کے شعبہ امراض قلب سی۔سی۔یو میں ہوئی جو ایک گھنٹہ جاری رہی۔ مولانا جماعت اور ۱۲ اگست کو ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات، اعلان وغیرہ کے بارے میں پوچھتے رہے اور فرمایا کہ جی چاہتا ہے کہ شرکت کروں لیکن بے دست و پا پڑا ہوا ہوں، میں نے دعا کی درخواست کی تو ڈھیروں دعائیں دیتے رہے، مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ آخری ملاقات ہوگی ورنہ میں جی بھر کر گفتگو کر لیتا۔ مولانا دین پوری کی تمام تر خطیبانہ صلاحیتیں عقیدہ ختم نبوت اور عظمت صحابہؓ کے تحفظ، اصلاح معاشرہ اور اتحاد بین المسلمین کے لئے وقف تھیں، وہ جب خطاب شروع کرتے

باقی ص۶ پر

صہیونیوں کی سازشیں ـــــ نیا انداز

فیصلہ آپ کریں

مرزا غلام افرنگ قادیانی نے لکھا ہے کہ "میں نصف اسرائیلی ہوں" یعنی آدھا یہودی ہوں۔ جس سے مرزا قادیانی کا یہودیوں سے خونی رشتہ ثابت ہو جاتا ہے دوسری طرف اس کا اور اس کے پیروکاروں کا یہ عقیدہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے مہدی ہونے کا دعویٰ تو اس کا مشہور ہے مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کے مضمون "اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی، اور اسرائیلی صدر سے ملاقاتیں کیا واضح کرتی ہیں ــــــــ اس کا فیصلہ آپ کریں۔

محمد حنیف ندیم

صیہونیت کے طرز عمل سے گہری واقفیت رکھنے والے لوگ خوب ہی جانتے ہیں کہ اس کے قائدین اپنے بعض منصوبوں کی کچھ جھلک پہلے ناولوں اور فلموں وغیرہ کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے ان کے پیش نظر کئی مصلحتیں ہوتی ہیں ۱۹۷۸ء میں جبکہ شاہ ایران نے اپنے دور حکومت کے نقطۂ عروج پر تھا، اچانک مغربی بازاروں میں ایک ناول "The Crash of 79" کی تباہی کے نام سے آیا۔ اس میں یہ دکھایا گیا کہ عراق نے شط العرب پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے لیے اہواز اور ابادان وغیرہ پر حملہ کر دیا ہے۔ سعودی عرب اور دوسرے عرب ممالک عراق کی امداد پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔ ایران نے عراق پر جوابی حملہ کر کے اس کے جنوب مشرقی علاقے پر قبضہ جما لیا ہے۔ اور پھر خلیج کی دوسری ریاستوں اور سعودی عرب پر حملے بھی شروع کر دیئے ہیں۔ یہاں تک کہ پورے خلیجی علاقے میں ایٹمی تابکاری پھیلنے سے زبردست جانی اور مالی تباہی پھیل جاتی ہے۔

یہ کتاب ۱۹۷۷ء میں چھپی تھی۔ اس کے ۱۳ سال بعد خلیج کی جنگ چھڑی، جو کسی طرح ختم ہونے کو نہیں آتی اور ابھی اس کے ختم ہونے کی توقع رکھنا اپنی ناواقفی کا ثبوت دینا ہے۔

اس کتاب کے بارے میں ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا تھا کہ "یہ ہے تو ناول ہی، مگر کل کلاں یہ آنے والی حقیقت کا روپ دھار سکتا ہے۔

اس کے بعد ایک اور ناول The Mahdi (مہدی) کے نام سے منظر عام پر آیا۔ جس میں دکھایا گیا کہ امریکہ، روس، اور برطانیہ کی مشترکہ منصوبہ بندی سے ایک ایجنٹ "ابوقادر" کو مکہ معظمہ میں حج کے موقع پر مہدی بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

حال ہی میں ایک ناول Holy of Holies (مقدس ترین) کے نام سے سامنے آیا ہے۔ اسے برطانیہ کی مشہور "گرانا ڈا پبلشنگ کمپنی" نے شائع کیا ہے اس میں اسلام کو کینسر کا نام دیا گیا ہے۔ جس کے وجود سے کرۂ ارض کو نجات دلانے کے لیے ایک مہیب آپریشن کا منصوبہ بنایا جاتا ہے۔ اس مشن میں روس، فرانس، برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کی خفیہ تنظیموں کے افراد شامل ہوتے ہیں پانچ دیو قامت ہرکولیس جہاز جزیرۂ قبرص میں جمع کیے جاتے ہیں۔ جن میں جوہری بموں کے علاوہ ایک خاص اعلان کا ٹیپ فٹ کیا جاتا ہے۔ اڑان سے پہلے مشن کے ارکان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ ایسے خوش قسمت افراد ہیں جو مغرب کی مہذب تہذیب کے دفاع کی خاطر اور ایک غیر مہذب جاہل اور ظالم طاقت (اسلام) کو تباہ کرنے جا رہے ہیں۔ اور یہ کہ تاریخ میں وہ مغرب کے ہیرو قرار پائیں گے۔ پھر عین حج کے دنوں میں جمعہ کے دن پانچوں جہاز قبرص سے اڑتے ہیں، راستہ میں وہ ایک جگہ اترتے ہیں، وہاں انہیں سپیشل آٹو پائلٹ کے نظام سے آراستہ کیا جاتا ہے پھر جہاز دوبارہ اڑان بھرتے ہیں۔ سب ہوا باز پیراشوٹ کے ذریعے کود کر بحرۂ قلزم میں موجود برطانوی بحری جہاز پر جا اترتے ہیں۔ وہاں اسرائیل کی خفیہ تنظیم کے دو لبنانی ایجنٹ موجود ہیں۔ جن میں سے ایک دروز اور دوسرا عیسائی ہے۔ یہ ایجنٹ ان جہازوں کو حرم کعبہ کی طرف گائیڈ کرتے ہیں۔ مسجد حرام پر چکر لگاتے ہوئے ہر طیارہ باری باری عربی میں ریکارڈ شدہ اعلان حجاج کو سناتا ہے۔

اعلان کا مضمون یہ ہے۔

"اللہ اکبر اللہ اکبر! میں علی ہوں اور حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پرتو کے طور پر نازل ہوا ہوں میں ہی مہدی موعود ہوں۔ اے دنیا کے گنہگار بندو! اللہ تم سے سخت ناراض ہے۔ کیونکہ تم نے اسلام کو بگاڑ دیا ہے۔ اور اسلام اور اللہ کو مذاق بنا دیا ہے۔ لہٰذا اللہ نے تمہیں سزا دینے کا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔"

اس کے بعد کتاب میں جو کچھ ہے اسے سنانا

فضول خرچی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ فضول بحث وکلام کو اور کثرت سے سوال کرنے کو، اور مال کے ضائع کرنے کو"۔

اوران کے ایجنٹوں کے دماغ میں ابلنے والے نحوس ارادوں اور تمناؤں کو جھانک کر دیکھ سکتا ہے

آسان نہیں۔ بس اتنا اشارہ دل پہ جبر کر کے سنائے دیتا ہوں کہ کتاب کے پلاٹ کے مطابق ہوتا یہ ہے کہ پانچوں طیاروں سے خفیہ جوہری بم پھٹتے ہیں۔ اور قیامت کی سی تباہی آجاتی ہے، حرم کعبہ اور مکہ مکرمہ کا پورا شہر گیس میں تحلیل ہو جاتا ہے وہاں موجود ۔ ہو لاکھ حجاج میں سے ۵ لاکھ فوری طور پر لقمۂ اجل بن جاتے ہیں.....

ان تینوں کتابوں میں جو کچھ افسانوی انداز سے لکھا گیا ہے، کسی کا جی چاہے تو اسے محض ناول کا تخیل اور خیالی دنیا کی باتیں قرار دے دے۔ اور کسی کو توفیق ہو تو اس افسانوی طرز بیان ہی کے ذریعہ سے صیہونی

تفصیل آمد و خرچ مشنہائے بیرون

حیفا

(۱۲)

(امرِ یکی پونڈ)
۴۵۰۰ ۳۰۹۹۰

آمد

بجٹ ۶۶-۶۷	بجٹ ۶۵-۶۶	اصل اعداد ۶۳-۶۵	نام مدات	شمار
۱۲۵۰	۱۲۵۰		چندہ تحریک جدید	۱
۱۹۰۰	۱۹۰۰		، عام و حصہ آمد	۲
۱۰۰	۱۰۰	۳۴۰۰	زکوٰۃ	۳
			، عید فنڈ	۴
۱۲۵	۱۲۵		فطرانہ	۵
۱۲۵	۱۲۵		متفرق	۶
۳۴۰۰	۳۴۰۰	۳۴۰۰	میزان آمد	

خرچ

عملہ

بجٹ ۶۶-۶۷	بجٹ ۶۵-۶۶	اصل اعداد ۶۳-۶۵	نام مدات	شمار
۹۶۲	۹۶۲	۹۶۲	مرکزی مبلغین ۱	۱
				۲
۹۶۲	۹۶۲	۹۶۲	میزان عملہ	

سائر

بجٹ ۶۶-۶۷	بجٹ ۶۵-۶۶	اصل اعداد ۶۳-۶۵	نام مدات	شمار
۴۰	۴۰		اشاعت لٹریچر	۱
۷۰	۷۰		تبلیغی جلسوں وغیرہ	۲
۴۰	۴۰		، دورے و سفر خرچ	۳
۵۰	۵۰		مہمان نوازی	۴
			کرایہ مکان فرنیچر	۵
۰	۰	۱،۰۵۵	بجلی پانی گیس وغیرہ	۶
۱۵	۱۵		سٹیشنری	۷
۵۰	۵۰		ڈاک تار و ٹیلیفون	۸
۵۰	۵۰		کتب اخبارات	۹
۵۰	۵۰		متفرق	۱۰
۶۰۰	۶۰۰		اخراجات رسالہ البشریٰ	۱۱
۱،۰۵۵	۱،۰۵۵	۱،۰۵۵	میزان سائر	
۲،۰۳۸	۲،۰۳۸	۲،۰۳۸	کل خرچ عملہ و سائر	
۱۳۶۳	۱۳۶۳	۱۳۶۳	ریزرو مرکزی	
۳،۴۰۰	۳،۴۰۰	۳،۴۰۰	کل میزان	

خلاصہ

آمد	۳،۴۰۰
خرچ	۳،۴۰۰
خالص	-

احمدیہ "تحریک جدید" کے سالانہ بجٹ ۶۷-۱۹۶۶ء کے صفحہ ۲۵ کا عکس۔

Friday, November 22, 1965

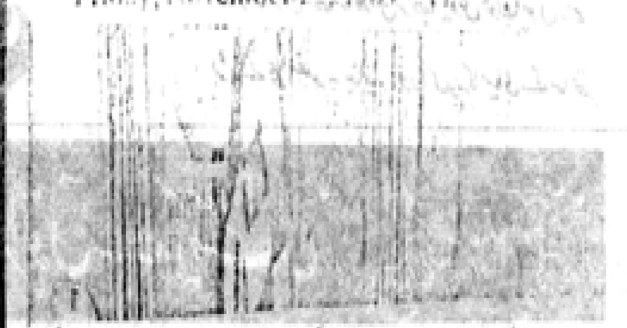

ربوہ کے جرم سے اخذ کر لیے

Sheikh Sharif Ahmad Amini (centre), the ... of Ahmadiya, an Indian Moslem sect locally ... his successor, Sheikh Mohammed Hamid ... Chaim Herzog yesterday at Beit Hanassi. The ... which has 1,200 followers in Israel, brought ... evidence that the sect is persecuted in Pakistan ... who is returning to India, praised Israel for allowing ... complete religious freedom.

افکار قارئین ختم نبوۃ

کیا ھندو اور سکھ اھل کتاب ھیں ؟

عبدالخالق قریشی ــــــ دبئی

جی ہاں اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ہندو اور سکھ اہل کتاب ہیں۔ یہ بھگوڑے بہادر (مرزا قادیانی) کی اولاد نے جوانی کے جوش میں یہ نہیں کہا بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کی اولاد ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے۔ ذرا اسی کی زبانی سنیئے۔

"ہندوؤں اور سکھوں سے نکاح جائز ہے۔ میاں محمود احمد قادیانی نے فرمایا کہ ہندو اور سکھ اہل کتاب ہیں اور وہ مسلمانوں کا ہی بگڑا ہوا فرقہ ہے۔" (میاں محمود احمد قادیانی کی ڈائری، اخبار الفضل قادیان جلد ۱۰ ص ۵ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

ہندوستان سے ایسی مشرکات ہیں جن سے نکاح ناجائز ہے۔ بہت کم ہیں، اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جس سے نکاح جائز ہے۔ اس لیے مسلمانوں (قادیانیوں) کے لیے اس مسئلہ پر عمل کرنے میں زیادہ دقتیں نہیں۔ عیسائیوں کی عورتوں اور وہ لوگ جو "وید" پر ایمان رکھتے ہیں یعنی "ہندو" کی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔

(فتویٰ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ ص ۶۵)

قارئین کرام نے مرزا محمود قادیانی پیشوا کی بھیریں سن لی۔ ان کی عیاشی کا اندازہ کیجئے کہ باپ نے محمدی بیگم کے عشق میں جان دی۔ اور بیٹا ہندوؤں کی لڑکیوں کا عاشق (ہو سکتا ہے کہ ہندو یا سکھ کی لڑکی کا خفیہ شوہر بھی ہو)۔ کیونکہ ایسی باتیں آدمی جب جائز قرار دیتا ہے جبکہ یہی کے عشق میں پورا پورا گرفتار ہو۔ خیر یہ اس کا ذاتی معاملہ تھا۔ لیکن ایک بات کی وضاحت کر گیا کہ ہندو اور سکھ مسلمانوں کا بگڑا ہوا فرقہ ہے۔ ان سے نکاح جائز ہے بگڑے ہوئے لوگوں کا بگڑے ہوؤں ہی سے نکاح جائز ہوتا ہے۔ کیونکہ قادیانی یا مرزائی یہ بھی مسلمانوں کا بگڑا ہوا فرقہ ہے۔

باپ برقعے کر ہندوستان سے نکلا یعنی رات کی تاریکی میں اور بیٹا ربوہ سے رات کی تاریکی میں منہ چھپا کر نکلا۔ اور لندن بھاگ گیا۔ اس کو خون کا اثر کہتے ہیں۔ عیاش خاندان کے الہامی تاجروں کا یہی حال ہونا چاہیئے

کراچی کے ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ تھا

کراچی ۲۱ ستمبر (پ ر) نظام مصطفیٰ گروپ کے رکن اسمبلی حافظ محمد تقی نے کہا ہے کہ اس امر کے ناقابل تردید شواہد ملے ہیں کہ کراچی کے حالیہ خونریز ہنگاموں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ جنہوں نے ملت اسلامیہ پر شب خون مار کر انتشار و افتراق کی ایسی فضاء قائم کر دی ہے جس کی وجہ سے نفرتوں، عداوتوں اور عصبیتوں کے طوفان کھڑے ہو گئے ہیں۔ وہ آج شام دینی طلباء کے ایک وفد سے بات چیت کر رہے تھے۔ جو حافظ اسد القادری کی سربراہی میں ان سے ملاقات کے لیے آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد اسلام اور پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لیے دنیا بھر میں اپنی مذموم کوششیں شروع کر دی تھیں۔ لیکن خدا کے فضل وکرم سے ہر محاذ پر ناکام ہونے کے بعد قادیانیوں اور احمدیوں نے یہودی لابی اور ہندو سامراج کے ساتھ مل کر بھائیوں کو بھائیوں سے لڑانے کا منصوبہ بنایا۔ اور اس پر کامیابی کے ساتھ

حکمرانوں سے ایک سوال

محمد اقبال غیاث ہمدانی

زندگی نے آخر موت کے ہاتھوں شکست کھانی ہے۔ اس پر نہ صرف ہمارا ایمان ہے بلکہ غیر مسلم قوموں کا بھی ایمان ہے۔ کسی کو کیا پتہ کہ اس کی حیات کا دیا کب گل ہو جائے سانس کی ڈری کب ٹوٹ جائے۔

لیکن! لگتا ایسا ہے کہ جیسے ہمارے ملک کے حکمرانوں کا ایمان اس بات سے اٹھ گیا ہے کرسی کے نشہ نے اُن کو سب کچھ ہی تو بھلا دیا ہے کیا ایسا ہے! شاید ایسا ہی ہے، یہ حکمران اپنے کو مسلمان گردانتے ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی کانفرنسیں اٹینڈ کرتے ہیں لیکن انہیں یہ احساس نہیں کہ اُن کے اپنے ملک (جسے وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کہتے ہیں) میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ نظریہ جس سے اس ملک کی بقا وابستہ ہے اُسے وہ اپنے ہاتھوں سے ختم کرنیکے درپے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوگا یقین مانو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

خدا کے حضور کس مُنہ سے جاؤ گے خدا تم سے کس طرح پیش آئے گا۔ کیا تم اس کا تصور پیش کر سکتے ہو۔ تم اس جرم کی پاداش سے نہیں بچ سکو گے۔

یاد رکھو! اب بھی وقت ہے ان مرتدوں زندیقوں کی پشت پناہی سے باز آجاؤ۔ ان قادیانیوں کو تحفظات فراہم کرو، ورنہ شمع ختم نبوت کے پروانے تمہارے راستے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوں گے۔ فتنہ مرزائیت ختم ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ بہت جلد۔

عملدرآمد بھی کرایا گیا ہے حافظ محمد تقی نے کہا کہ کراچی کی بیوروکریسی میں موجود قادیانیوں اور چند سندھو کی کی حامی ہندولابی نے اپنے مذموم مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سرکاری وسائل کے ساتھ اس گھناؤنے کھیل کو جس طرح کامیابی کی طرف پہنچایا ہے وہ اسلام دوست طاقتوں اور دین مصطفیٰ کی بالادستی قائم رکھنے کی حامی قوتوں کے لیے ایک چیلنج ہے۔ جسے قبول کرنا ہوگا۔

(نوائے وقت کراچی ۲ ستمبر ۱۹۹۱ء)

یہ دہشت گردی کیوں اور کب تک؟

ابوالعرفان —— ٹنڈو غلام علی

ہر ذی شعور انسان اس بات سے باخبر ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل مرزائیوں نے اکھنڈ بھارت کے لیے اپنے دائے کا استعمال کیا۔ اب ہمارے ہاں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ وعظ و نصیحت، تلقین اور الفاظ رات دن رٹے جاتے ہیں۔ مگر ان میں عمل کی تشویش ناک حد تک کمی پائی جاتی ہے۔ نیک سیرت عالم کسی جماعت یا گروہ کی میراث نہیں ہوتا البتہ وہ پوری قوم کے لیے سایہ دار شجر اور سرمایہ افتخار ہوتا ہے۔

قائداعظم کی غیر معمولی فہم و فراست اور قائدانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر مسلمانوں کے نئے وطن نے جنم لیا۔ بدقسمتی سے قائداعظم اور لیاقت علی خان کے بعد ملک و ملت کی تعمیر صحیح سمت میں نہ چل سکی۔ ہمارے المیہ کا آغاز اس دن سے ہوا جب جرمن نژاد کنٹرے قادیانی نے لیاقت علی خان کو لقمۂ اجل بنایا اور اس قادیانی کو ملک سے فرار ہوتے ہوئے ربوہ میں دیکھا گیا۔ کتنی گہری سازش کے ذریعہ سید اکبر کو سزائے موت دے کر مسلمانوں کے اشتعال کو ختم کیا گیا۔ لیاقت علی خان کو دفن و کفن کے بغیر سرظفر اللہ اینڈ کمپنی وزارتیں تقسیم کرنے میں منہمک ہوگئی۔ دن بدن زیر زمین دو سرے مرتد اہل کاروں کو حکومتی مشنری اور انتظامیہ میں مجتمع کرنا شروع کر دیا۔ اور اب تک یہ سلسلہ بڑے سفاکانہ انداز میں جاری وساری ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار اور ناقابل تردید حقیقت ہے کہ نظام تعلیم میں اپنے نظریہ کی روح سموئے بغیر کوئی بھی قوم زیادہ دیر تک نہ زندہ اور نہ قائم رہ سکتی ہے۔ اسی نظام تعلیم کے تحت انسانوں کو درندہ صفت بننے کی ترغیب دی جارہی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ وسائل کو مجتمع کرکے پرتعیش زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ اور پھر فرسودہ اور بوسیدہ نظام تعلیم ہمارے ملک سے وفاداری بھی اجاگر کرنے میں ناکام رہا۔ انہی مرتدوں نے سارا زور روز اول کلیدی عہدوں، نظام تعلیم کو مسخ کرنے اور سرمایہ سمیٹنے میں صرف کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں قادیانی قابض ہوتے گئے۔ اور خصوصاً ضلع تھرپارکر، بدین اور حیدرآباد میں لاکھوں ایکڑ —— زرعی زمین پر قابض ہوگئے۔ جہاں سے کروڑوں روپیوں کا بجٹ پیش کیا جاتا رہا جس سے بااثر اور بے اثر نسلی مسلمانوں کی دینی اور ایمانی حیثیت کی قیمت ادا کرتے رہے۔ بعد میں جاگیردارانہ اسٹیٹوں کو مزید ٹکڑوں میں تقسیم کرکے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ان تفصیلات سے بھی احسن طریقہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ پاکستانی فوج میں ۳۲۸ افسر اعلیٰ عہدوں پر تعینات ہیں گزشتہ دنوں بھارتی صحافی پر قابض ہیں اس کے علاوہ ۱۲۰۰ قادیانی اسرائیل میں تمام کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ گزشتہ دنوں بھارتی صحافی کلدیپ نیئر نے مشاہد حسین صحافی کی طرح بھگت سے دعوت کے بہانے ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کو ذہنی انٹرویو شائع کرنے میں پانچ ہفتے لگے۔ اس فرضی انٹرویو کو شائع کرنے کا مقصد یہی تھا کہ پاکستان کو معاشی مسائل میں دوچار کرکے ہمیشہ کے لیے سرد خانے میں دھکیل دیا جائے۔ یہ آئے دن اخبارات میں مطالبات شائع ہو رہے ہیں، کہ مشاہد حسین کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ یہ کس چیز کی علامت ہے!

حکمران طبقہ کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ اور تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو نکال باہر کیا جانا چاہیے۔

کے جی بی (روس) خاد (افغانستان) را (بھارت) سی آئی اے (امریکا) اور موساد (اسرائیل) کی تمام خفیہ تنظیموں کے پاکستان میں ایجنٹ یہی لوگ ہیں۔ جو کہ پاکستان کی انتہائی مخفی دستاویزات، کاغذات، چارٹ، پلوں کے فوٹو چارٹ اور حد بندی نقشہ جات یہی لوگ اپنے آقاؤں اور اماموں کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ دن بدن قومیت اور پاکستان توڑو کے نعروں کو فروغ ملا ہے۔ جس کا انکشاف مولانا سمیع الحق نے اسمبلی میں کیا۔ بقول مرزا طاہر کے، عنقریب آپ سنیں گے، پاکستان صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ قومیت کے نعرے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ شرپسند ستانی نے مسلمانوں کی ملی وحدت کی تمام تر راہیں مسدود کر ڈالیں۔ ہمارے ہاں قادیانی نواز حکومت کی تمام تر دانشمندی فہم و فراست اقتدار کے تحفظ کے لیے کر رہی ہے قادیانی آرڈیننس کاغذوں اور فائلوں کی زینت بنا ہوا ہے۔ مگر ملا نا پید ہے جس میں بہت سی قانونی پیچیدگیاں رکھی گئی ہیں کہ قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کو مزید تحفظ و تقویت میسر ہو سکے۔ حکومت قادیانیوں کی آماجگاہ بن کر رہ گئی ہے

قادیانی اور دیگر لادینی عناصر دوبارہ کوشاں ہیں کہ ملک میں ایسے حالات پیدا ہوں تاکہ اب ملک میں ان کی جو گرفت ڈھیلی ہوئی ہے اسے دوبارہ مارشل لاء کے ذریعہ منظم و مستحکم بنایا جا سکے۔ اور مسلمانوں کے درمیان مزید منافقوں اور منافرتوں کو فروغ مل سکے۔ اور پاکستان کو توڑنے کے عزائم کی تکمیل ہو سکے۔

قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹانے سے

ملک میں اندرونی خلفشار، ڈاکہ، چوری، اغوا قتل، منشیات فروشی، ہتھوڑا گروپ اور دیگر تمام برائیوں کا سدباب ہوسکے گا اور پاکستانی قوم علمائے کرام اور دیگر زعماء کی قیادت میں، قرآن و حدیث کی روشنی میں صاف و شفاف صراط مستقیم کا تعین کرکے بے نیاز ہوکر ابھرے گی

ڈگیاں کا نام ربوہ کیسے؟

سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

اگر قادیانی مذہب کا لبادہ نہ اوڑھتے تو آج اپنی موت آپ مرجاتے لیکن اس خالص سیاسی اور سازشی جماعت نے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر سیاسی مفادات حاصل کئے اور اقتدار کے لئے ہاتھ پاؤں مارے اور کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانیوں نے دلائل فیصلی کے ہاتھ مضبوط کئے۔

فیصل آباد سے صرف ۵۰ میل کے فاصلے پر دریائے چناب کے اس پار ایک نیا شہر آباد ہوا جو کسی زمانے میں خالص قادیانی بستی تھی آخر اس شہر کے باسیوں نے الگ تھلگ بسنے کا ارادہ کیوں کیا وہ دوسرے لوگوں سے الگ ہوکر یہاں کیوں آباد ہوئے اور کسی دوسرے فرد کو یہاں سے کیوں نہ بسنے دیا۔ اس کے پیچھے آخر کیا حقائق کارفرما تھے ہر ذی عقل و فہم کے دماغ میں یہ بات ضرور کھٹکتی ہے اور اس کا جواب آپ کو ان کالموں میں دوں گا جیسا کہ الیاس برنی صاحب مرحوم نے اس کا تجزیہ پیش کیا۔

۱۰ اگست ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں تار لگ گئی اور تاروں کی آمدورفت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں ڈاکخانہ بھی باقاعدہ کھل گیا ڈاک خانہ کے پہلے انچارج ایک احمدی دوست مقرر ہوئے۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء بروز دوشنبہ امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (لعنت اللہ علیہ۔ آسی) ربوہ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے لئے مع حضرت ام المومنین مدظلہا العالی (لعنت اللہ علیہا۔ آسی) بگرا مل مع رتن باغ لاہور سے بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔ راستے میں حضور مع دیگر اہل قافلہ خصوصیت سے قرآنی دعا رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ پڑھتے رہے جب ربوہ کی سرزمین شروع ہوئی حضور نے اتر کر یہ دعا پڑھی۔ ربوہ پہنچ کر سب سے پہلے ظہر کی نماز ادا فرمائی اور پھر تقریر فرمائی اس وقت ربوہ کی آبادی ایک ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ (لعنت اللہ علیہ) کی رہائش گاہ، لنگر خانہ، مہمان خانہ، اور نور ہسپتال کی عارضی عمارتیں تیار ہوچکی تھیں اور بازار بن چکے ہیں اور ایک مسجد تعمیر ہوچکی ہے۔ ربوہ کی روداد مندرجہ قادیانی اخبار الرحمت لاہور جلد ا مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء ربوہ کی تعمیر سے قبل انجمن احمدیہ یہ اصول طے کرچکی تھی۔

(۱) ربوہ کی زمین پر کسی شخص کو ملکیتی حقوق نہیں دیئے جائیں گے۔ (۲) نقشے اور شرائط کے مطابق مکانات اور بنگلے بنیں گے۔ (۳) اور ہر سال ان مکانات کی تجدید الاٹمنٹ ہوا کرے گی (۴) یہ تجدید مرزائیوں کا پوپ کرے گا۔

تجدید اس لئے ہر سال ہوگی کہ اگر کسی مکین کے بارے میں شک و شبہ پیدا ہوجائے کہ یہ قادیانیت پر چار حرف بھیجنے کے تیار ہے تو اس کو فوراً ربوہ سے نکال دیا جائے جیسا کہ بیسیوں واقعات اس طرح پیش آئے اور غیر احمدی حضرات کا داخلہ بند کرنا مقصود تھا۔ ربوہ میں ۱۹۷۴ء سے پہلے سخت احتیاط برتی گئی۔ حالانکہ خود قادیان میں ۱۹۴۷ء سے قبل اور بعد میں بھی سکھ، مسلمان قادیانی اکٹھے اور مخلوط طور پر آباد تھے آج بھی قادیان کی بستی میں مسلمان ہندو، سکھ مشترکہ طور پر آباد ہیں۔ ہر صاحب عقل کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ آخر ربوہ میں یہ پابندی کیوں لگائی گئی کہ کوئی مسلمان وہاں زمین خرید کر آباد نہ ہوسکے۔ اس کا مطلب صاف ظاہر ہے ورنہ قادیان میں نہ تو پہلے ایسی کوئی بات تھی نہ اب ہے یہی وجہ تھی کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریکوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات میں یہ مطالبہ بھی شامل تھا کہ "ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اب ذرا جسٹس صمدانی کی مرتب کردہ رپورٹ کی طرف آیئے جو انہوں نے ۱۹۷۴ء میں عدالتی تحقیقات کے مقرر کردہ کمیشن کو پیش کی واقعہ ربوہ کی تحقیقات کرنے والے ٹریبونل کے واحد ممبر جسٹس صمدانی ۲۰ جولائی کو ربوہ تشریف لے گئے تاکہ جائے وقوعہ کا معائنہ کرسکیں اور دوسری معلومات حاصل کرسکیں وہ وہاں ۲/۱ ۵ گھنٹے کے قریب تشریف فرما رہے۔ جبکہ ان کے ساتھ ایڈووکیٹ جنرل وکلاء اور صحافی بھی تھے اس قیام کے دوران جو خاص باتیں دیکھنے میں آئیں ان کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

جسٹس صمدانی کی آمد پر پاک فضائیہ کے ۳ ڈرطیارے بڑی گھن گرج کے ساتھ نمودار ہوئے انہوں نے "انتہائی نیچی پرواز کی" اور قلابازیاں کھاتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہوگئے (۲) جسٹس صمدانی صاحب نے ربوہ میں تمام دفاتر اور اہم جگہوں کا معائنہ کیا تمام سرکاری اور قادیانی دفاتر میں مرزا قادیانی کی تصاویر آویزاں تھیں البتہ بابائے پاکستان اور علامہ اقبال کی کوئی تصویر نظر نہ آئی۔ نیز ربوہ میں کہیں پاکستان کا قومی پرچم کہیں بھی نظر نہ آیا البتہ قصر خلافت پر جماعت کا اپنا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا (۳) ۱۹۵۳ء میں سارا ربوہ بدر کئے جانے والے صالح نور نامی قادیانی پر ایک عجیب قسم کا خوف طاری تھا۔ اس کے رشتہ داروں نے جھروکوں سے دیکھ کر محض آنسو بہائے۔ لیکن "قانونی جرم" کے پیش نظر

کرنے کی جرأت نہ کی (۴) خلیفہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے باہر ایک تختی پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی "آج ملاقات کا دن نہیں" (۵) ٹریبونل نے ربوہ کی چوکی کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں کسی جرم کی کوئی رپورٹ نہیں اس موقعہ پر تھانہ "لالیاں" کے ایس ایچ او نے اعتراف کیا کہ محکمہ امور عامہ کے تحت کچھ نہیں کر سکتے (یعنی امور عامہ کا پچھلی قسط میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ قادیانیوں نے تمام محکمے قائم کئے ہوئے تھے اور اب بھی ہیں) (۶) صمدانی صاحب نے شہر کی سڑکوں پر بعض عجیب اور اشتعال انگیز نعرے دیکھے. مثلاً مرزا غلام احمد کی جے. نیز مرزا صاحب کا مشہور انگریزی الہام جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "خدا بادلوں کی اوٹ میں اپنی فوج لیکر تمہاری مدد کو آرہا ہے." (۷) فاضل ٹریبونل کے حکم سے فوٹوگرافر حضرات نے بعض کتبوں کی تصویریں بھی لیں. (۸) ربوہ کے اس وقت کے پوپ مرزا ناصر سے جسٹس صمدانی کی ملاقات نہ ہو سکی. (۹) ناظم امور عامہ کے دفتر کا جب جسٹس صمدانی صاحب نے معائنہ کیا اور فائلیں دیکھیں تو آپ کو بتلایا گیا کہ اختلافات وغیرہ کی صورت میں آخری فیصلہ خلیفہ ربوہ کا ہوتا ہے (۱۰) قصر خلافت پر لہرائے جانے والے قادیانی جھنڈے کے علاوہ ایک جھنڈا آپ نے دفتر امور عامہ پر دیکھا جس کو پرچم لوائے احمدیت کہا جاتا ہے. اس پر مینار چاند ستاروں کے علاوہ قرآن حکیم کی اس آیت کا ترجمہ بھی ہے کہ "خدا نے بدر میں تمہاری امداد کی جب کہ تم کمزور تھے" آپ کو بتایا گیا کہ جماعت کی شاخ کسی بھی ملک میں ہو ملکی جھنڈے کے ساتھ یہ جھنڈا لازمی ہے. (جب کہ ربوہ میں کسی بھی قادیانی دفتر پر پاکستانی پرچم نہیں لہرایا گیا) (۱۱) اس موقع پر آپ کو بتلایا گیا کہ اسال زر مبادلہ کی سہولتیں نہ ملنے کی وجہ سے بیرون ممالک میں مبلغ نہیں بھیجے جا سکے (۱۲) جسٹس صمدانی صاحب نے جلسہ گاہ و دفتر دیکھا اور وہاں خدام الاحمدیہ کا پرچم دیکھا (قادیانیوں کے کل پانچ پرچم ہیں) اس پرچم پر چاند ستاروں اور مینار کی تصویر کے علاوہ برطانوی طرز کے جھنڈے کی طرح لکیریں بھی ہیں (۱۳) مسجد اقصیٰ کے معائنے کے دوران دیکھا گیا کہ منبر کی جگہ ڈائس رکھا ہوا ہے. (۱۴) ٹریبونل نے قصر خلافت (خباثت) اور مبارک نامی عبادت گاہ کو دیکھا اس عبادت گاہ کے محراب کی جانب دروازہ دیکھ کر بڑا تعجب کیا گیا (۱۵) آپ نے "بہشتی مقبرہ" (جو ربوہ میں مخصوص قبرستان ہے بڑے بڑے گرو قادیانیوں کو اس دوزخی مقبرہ میں خاص فیس کی ادائیگی کے بعد ہی دفن کیا جاتا ہے) بھی دیکھا جہاں "خاندان خباثت" کی قبروں پر کندہ وصیتیں بڑی تعجب خیز تھیں ان میں مرزا محمود کا قول درج تھا کہ جونہی موقع ملے یہ نعشیں قادیان (بھارت) لے جائی جائیں یاد رہے کہ جسٹس صمدانی صاحب کو ربوہ کے اس وقت کے پوپ مرزا مبارک نے چائے کی دعوت دی جو جسٹس صاحب نے رد کر دی تھی. قارئین حضرات مندرجہ بالا حقائق ہیں یہ باتیں سرکاری ریکارڈ میں موجود ہیں اور ۱۹۷۴ء کے اخبارات میں بھی آچکی ہیں اسی سے آپ جائزہ لیں کہ عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال کیسے ربوہ میں تیار کئے جاتے ہیں.

قادیانی افسران کی بدعنوانیاں

مرزا قادیانی کے کردار کے آئینے میں

محمد نسیم خان ہاڑوی خانخیل مانسہرہ

رسالہ "ختم نبوت" کی جلد ۹ کا شمارہ نمبر ۳ میرے سامنے ہے. جس میں ایک مضمون قادیانی افسران کی بدعنوانیوں کے متعلق ہے.

مضمون نگار نے قادیانی افسران کی بدعنوانیوں اور لوٹ کھسوٹ کی اندرونی کہانی بیان کی ہے. مضمون نگار کی یہ شکایت بجا ہے کہ قادیانی افسران بدعنوان ہیں. لیکن وہ "بیچارے" بھی کیا کریں لوٹ کھسوٹ، بدعنوانی، ہوس زر، دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی خصلتیں تو انہیں مرزا قادیانی سے ورثہ میں ملی ہیں. یہ کیونکر اپنے "نبی" کی "سنت" کو چھوڑ سکتے ہیں.

نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے مرزا کی مالی حالت بہت پتلی تھی. مرزا نے اس بات کا اعتراف خود بھی کئی مواقع پر کیا ہے. حقیقۃ الوحی ص۲۱۱ پر مرزا لکھتا ہے "ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر تھا. اور بیرونی لوگوں میں ایک شخص بھی نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا"

دوسری جگہ لکھتا ہے "مجھے صرف اپنے دسترخوان اور روٹی کی فکر تھی"

(نزول المسیح طبع اول ص۱۱۸)

ایک اور جگہ رقم طراز ہے "اس زمانہ میں درحقیقت میں اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو یہ کس کی قبر ہے.

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۸)

لیکن جب مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کی دکان کو چمکایا تو ان کے دن پھر گئے اور گھر کا نقشہ تبدیل ہو گیا گھر میں خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا. مرزا نے وہ رقم جو انکے متبعین قادیانیت کی تبلیغ اور فروغ کیلئے بھیجتے تھے اپنی عیاشیوں اور گھر والوں پر خرچ کرنا شروع کر دی.

مرزا کی ان عیاشیوں اور بدعنوانیوں کو دیکھ کر انکے پیروکار دل ہی دل میں کڑھتے تھے لیکن آخرکار انہیں دل کی بات زبانوں پر لانی پڑی.

خواجہ کمال الدین قادیانی مرزا کے ایک مقرب ساتھی تھے. انہوں نے ایک روز اپنے مخصوص دوستوں کے

سے منے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اُن کے گھر کی عورتیں جو مرزا صاحب کی رہائش اور اعلیٰ معیارِ زندگی دیکھ آئی ہیں وہ کسی طرح بھی اپنی ضرورتوں سے پس انداز کر کے روپیہ بھیجنے کیلئے تیار نہیں۔

خواجہ کمال الدین قادیانی نے ایک بار مولوی محمد علی لاہوری اور مولوی سرور شاہ قادیانی سے کہا "میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ میں اسے پیش کرتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں۔ پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ "انبیاء و صحابہ" والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم و خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہیے۔ غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے، لیکن ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر پر چڑھ گئیں کہ تم تو بڑے جھوٹے ہو۔ ہم نے قادیان میں جا کر خود "انبیاء و صحابہ" کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے اس کا عشر عشیر بھی باہر نہیں۔ حالانکہ ہمارا روپیہ کمایا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کیلئے قومی روپیہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ آئندہ ہرگز ہم تمہارے دھوکے میں نہ آویں گی۔ پس وہ اب ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں۔

خواجہ صاحب نے یہ بھی فرمایا "ایک جواب تم لوگوں کو دیا کرتے ہو پھر تمہارا وہ جواب میرے آگے نہیں چل سکتا کیونکہ میں خود واقف ہوں (کشف الاختلاف از سرور شاہ قادیانی صفحہ ۱۳)

مرزا کے زمانہ میں اُن کی نگرانی میں لنگر کا انتظام ہوتا تھا۔ لیکن لنگر کے انتظام میں اس قدر بدعنوانیاں اور لوٹ کھسوٹ ہوتی تھی کہ مرزا کے مخلصین و متبعین بھی مرزا پر اعتراض و حرف گیری کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔ ایک موقع پر خواجہ کمال الدین نے مولوی محمد علی لاہوری قادیانی سے کہا "یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ قوم کا روپیہ کس محنت سے جمع ہوتا ہے اور جن قومی اغراض کیلئے روپیہ دیتے ہیں، وہ روپیہ ان اغراض میں صرف نہیں ہوتا بلکہ بجائے اس کے شخصی خواہشات میں صرف ہوتا ہے۔۔۔۔ اگر یہ لنگر کا روپیہ اچھی طرح سے سنبھالا جائے تو اکیلے اسی سے وہ سارے (قومی) کام پورے ہو سکتے ہیں (کشف الاختلاف صفحہ ۱۵)

یہ اعتراضات مرزا قادیانی کے کان تک پہنچے تو انہوں نے بڑی ناگواری کا اظہار کیا مولوی سرور شاہ صاحب قادیانی لکھتے ہیں "مجھے پختہ ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے بہت اظہار رنج فرمایا ہے کہ باوجود میرے بتانے کے کہ خدا کا منشاء یہی ہے کہ میرے وقت میں لنگر کا انتظام میرے ہی ہاتھ میں رہے اور اگر اس کے خلاف ہوا تو لنگر بند ہو جائے گا۔ مگر یہ خواجہ ایسے ہیں کہ بار بار مجھے کہتے ہیں کہ لنگر کا انتظام میرے سپرد کر دو اور مجھ پر بدظنی کرتے ہیں۔

(کشف الاختلاف صفحہ ۱۵)

مرزا بشیر الدین، مولوی حکیم نورالدین کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں "حضرت (مرزا) صاحب نے اپنی وفات سے پہلے کہا کہ خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں۔ ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کا ایک خط لیکر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی نے لکھا ہے کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے۔ باقی ہزاروں روپیہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آ کر بہت غصہ ظاہر کیا کہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں ان کو اس سے کیا تعلق اگر آج ہم ان سے الگ ہو جاویں تو سب آمدن بند ہو جائے" (حقیقت الاختلاف مولوی محمد علی لاہوری (امیر جماعت احمدیہ) صفحہ ۵۰)

یہ تھا مرزا قادیانی کی بدعنوانیوں اور لوٹ کھسوٹ کا مختصر سا بیان جو ان کے معتمد علیہ ساتھیوں اور مخلص متبعین کی زبانی اور انکی شہادت کے ساتھ بیان کیا ہے اب تو مضمون نگار صاحب کو شکایت نہیں ہونی چاہیے کہ مرزائی افسران بدعنوان ہیں۔ جب ان کے "نبی" مرزا قادیانی خود جو بدعنوان، عیاش، حرام خور اور خود غرض تھے تو ان کے چیلوں سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ان کے نقش قدم پر نہ چلیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی زندگی کسی طرح بھی خدا کے سچے پیغمبروں کی طرح تو کجا ان کے سچے پیروکاروں کی زندگی کا بھی عشر عشیر نہ تھی۔ اب بھی اگر مرزائی آنکھوں پر پٹی باندھے بغیر مرزا قادیانی کی زندگی کا جائزہ لیں تو ان کو حقیقت معلوم ہو جائے گی اور وہ تائب ہونے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

آخر محرم پرامن گذر گیا

محمد یوسف رانا کروڑ

گذشتہ محرم الحرام کا مہینہ پورے ملک میں امن امان سے گذر گیا اور کہیں سے بھی کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ ہمارے شہر کروڑ ضلع لیہ میں بھی فساد کا اندیشہ تھا اور ایسی خبریں اور افواہیں گشت کر رہی تھیں جن سے فساد ہونے کا اشارہ ملتا تھا۔ دراصل افواہیں ہی فساد کا باعث بنتی ہیں۔ بہرحال یہاں کی انتظامیہ خصوصاً جناب اشفاق حسین صاحب اے سی کروڑ نے کمال ہوشیاری اور تدبر سے کام لیا اور یہاں محرم الحرام کا جلوس امن و امان سے گذر گیا، اور اس پر یہاں کے عوام نے سکھ کا سانس لیا ہے اور وہ اس انتظام پر انتہائی خوش ہیں اگر ایسے انتظامات ہر سال ہو جایا کریں تو متوقع فساد کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے بارے میں بھی افواہیں سننے میں آئیں لیکن پتہ چلا کہ یہ افواہیں ہی ہیں وہاں بھی محرم امن سے گذر گیا۔ ایسا ہی دوسرے علاقوں میں بھی ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر انتظامیہ چاہے تو بہت کچھ کر سکتی ہے۔

ذبیح! کون تھے؟ حضرت اسمٰعیل یا حضرت اسحاق

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

ایک عیسائی پادری کے پمفلٹ کا جواب

ہمارے ایک عزیز نے ایک پمفلٹ لا کر تھما دیا کہ جناب اس کا جواب مرحمت فرمایئے پمفلٹ کا عنوان تھا "عظیم قربانی" اور اس کے مصنف تھے مسٹر اسٹیون مسعود۔ موصوف وہی ہیں جو پہلے بھی تبلیغ عیسائیت کے سلسلے میں مختلف رسائل و پمفلٹ تحریر کر چکے ہیں۔ اس تازہ پمفلٹ کے بارے میں یہی تاثر ابھرا کہ موصوف نے اس میں بھی اسی طرح کے حربے استعمال کیے ہوں گے جو پہلے کر چکے ہیں تاہم دیکھا تو اندازہ بالکل صحیح نکلا کہ یا تو موصوف اپنی کتاب مقدس سے ناواقف بے خبر یا پھر مسلمانان برطانیہ کو خواہ مخواہ مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

زیر نظر پمفلٹ کا حاصل یہ ہے کہ قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جس بیٹے کی قربانی کا تذکرہ ہے وہ بیٹا حضرت اسماعیل علیہ السلام نہیں بلکہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں جبکہ مسلمان حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ سمجھتے ہیں جو غلط اور حقائق سے ناواقفی ہے موصوف لکھتے ہیں۔

"بیشتر برادران اسلام اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ قرآن نے اس بیٹے کا نام ظاہر نہیں کیا کہ آیا وہ حضرت اسماعیل تھے یا حضرت اسحاق لیکن کلام مقدس جو توریت، زبور، انجیل اور دیگر صحائف انبیاء پر مشتمل ہے کی رو سے وہ ہستی حضرت اسحاق کی تھی"۔

موصوف کی اس عبارت پر ہمارے تعجب کی انتہا نہ رہی کہ موجودہ بائبل کا سہارا اس انداز میں لیا جا رہا ہے کہ گویا یہی وہ اصل کتاب رہی ہے جو انبیاء گذشتہ پر اتری تھی۔ اور بعینہٖ یہی ہے۔ حالانکہ عیسائی علماء کا یہ دعویٰ عقل و نقل کی روشنی میں بالکل غلط ثابت ہو چکا ہے۔ اور عیسائی محققین اس کے معترف ہیں کہ موجودہ بائبل محرف و مبدل ہے۔ اس موضوع پر احقر کی تالیف "تحریف کے پیرو" ملاحظہ فرمایئے یہ کتاب بھی اسی پادری کی ایک کتاب کے جواب میں ہے۔

اس سے زیادہ تعجب اس پر ہوا کہ بیشتر برادران اسلام بے چارے آج تک اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ ذبیح اللہ کون ہے۔ یہ عقدہ کھلا تو اولڈہم کے ایک عیسائی محقق پر اور وہ بھی معرف بائبل کے ذریعہ کہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہی ذبیح ہیں۔

پادری صاحب کا یہ کہنا کہ قرآن میں بیٹے کا نام نہیں اور بائبل نے نام متعین کر دیا ہے کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہی ہیں سراسر غلط ہے۔ قرآن کریم میں جہاں اس واقعہ کا بیان ہے اس کا سیاق و سباق اس بات کی کھلی شہادت دے رہا ہے کہ ذبیح اللہ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں۔ نہ کہ سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام۔ واقعہ قربانی کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دی جا رہی ہے کہ:۔

وبشرنٰہ باسحٰق نبیا من الصالحین وبرکنا علیہ وعلی اسحاق۔ (سورہ صفت پ۲۳)

ترجمہ: اور خوشخبری دی ہم نے اس کو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحاق پر۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

ومن وراء اسحاق یعقوب (سورہ ہود پ۱۲)

ترجمہ: اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔

ان دونوں آیتوں میں اس بات کی بشارت دی جا رہی ہے کہ سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام نبی بھی ہوں گے۔ اور صاحب اولاد بھی۔ اس سے اس نتیجہ پر پہنچنا نہایت آسان ہے جو نبی بھی ہونے والا ہے اور صاحب اولاد بھی ہوگا۔ اسے ذبح کرنے کا حکم کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ ذبح کا حکم تو اس بیٹے کے بارے میں ہی ہوگا جس کے بارے میں پہلے سے کوئی بشارت نہ ہو۔ اس لیے لامحالہ ذبیح اللہ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اگر قرآن کریم کی اس تصریح کو تسلیم نہ کریں تو آیئے موجودہ بائبل کی شہادت سنیئے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا گیا کہ:۔

یقیناً میں اسے برکت دوں گا کہ قومیں اس کی نسل سے ہوں گی۔ (پیدائش باب۱۷ آیت ۱۶)

اس لیے اس کا اعتراف کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ حاملین بائبل نے اس مقام پر بھی تحریف کی ہے اور اس واقعہ عظیم کو سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام کی طرف منسوب کرنے کی سعی لاحاصل کی۔

دوسری شہادت: قرآن کریم کے بیان سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کے ذبح کا حکم دیا جا رہا ہے وہ آپ کا اکلوتا بچہ تھا۔ اب اگر اس امر کا تصفیہ ہو جائے کہ اکلوتے بیٹے کا اطلاق سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام پر ہو سکتا ہے یا سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام پر۔ تو بات وضاحت کے ساتھ سامنے آجائے گی اس سلسلے میں موجودہ بائبل کے یہ دو بیان سامنے رکھیئے:۔

۱۔ اور ابرام کی بیوی ساری (سارہ) کے کوئی اولاد نہ تھی اس کی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا۔ اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی ..... اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا کہ تو حاملہ ہے اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا نام اسماعیل رکھنا اور جب ابرام سے ہاجرہ کے اسماعیل پیدا ہوا تب ابرام چھیاسی (۸۶) برس کا تھا

(پیدائش باب ۱۶ آیت ۱، ۴، ۱۰، ۱۶)

اس عبارت سے یہ معلوم ہو گیا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب چھیاسی برس کے تھے اس وقت سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور اس سے پہلے آپ کی کوئی اولاد نہ تھی اب دوسرا بیان ملاحظہ فرمایئے!

اور خدا نے ابرہام سے کہا کہ ساری جو تیری بیوی ہے.. اس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشوں گا..... اور ابرہام نے خدا سے کہا کہ کاش اسماعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے تب خدا نے فرمایا کہ بے شک تیری بیوی سارہ کے تجھ سے بیٹا ہوگا تو اس کا نام اضحاق رکھنا (پیدائش ۱۷ آیت ۵ تا ۲۰ اور جب اس

کا بیٹا اضحاق اس سے پیدا ہوا تو ابراہام سو برس کا تھا۔

(پیدائش ب ۲۱ آیت ۵)

اس بیان کا حاصل کلا ہے کہ سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت باسعادت اس وقت ہوئی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سو برس کی عمر کو پہونچے تھے۔ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت کے ۱۴ سال بعد حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔

اب ذراسی توجہ فرما کر فیصلہ فرمایئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے یا حضرت اسحاق علیہ السلام؟ اگر اکلوتا بیٹا سیدنا اسماعیل علیہ السلام مراد ہوں تو بات بالکل ٹھیک ہے کہ ذبیح بھی وہی تھے۔ اور اگر سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام کو اکلوتا سمجھا جائے تو علم و انصاف کی دنیا میں اس کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔ اس لیے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پر تو ۱۴ سال اکلوتا بیٹا کا اطلاق تو ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اکیلے فرزند ارجمند تھے۔ جبکہ حضرت اسحاق علیہ السلام پر اکلوتے بیٹے ہونے کا ایک لمحہ بھی نہیں آسکا کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پہلے ہی موجود تھے۔

اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی تھے نہ کہ حضرت اسحاق علیہ السلام۔ مگر محرفین بائبل کی عقل پر ماتم کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے بائبل کی تحریف میں اس مقام پر بھی جہاں اکلوتا لکھا وہاں ساتھ ہی "اسحاق" کا لفظ چسپاں کر دیا۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ اکلوتا کا اطلاق حضرت اسحاق علیہ السلام پر تو کسی حالت میں نہیں ہو سکتا ہے

محرفین بائبل کی تحریفی کمالات کا اندازہ لگایئے!

اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے اسحاق کو لے اور زمین موریاہ میں جا اور اسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے لیے چڑھا۔

(پیدائش باب ۲۲، آیت ۲)

سوچیئے اکلوتے بیٹے اور اسحاق اس مقام پر دو باتیں واضح ہو جاتی ہیں۔

باقی ص ۲۹ پر

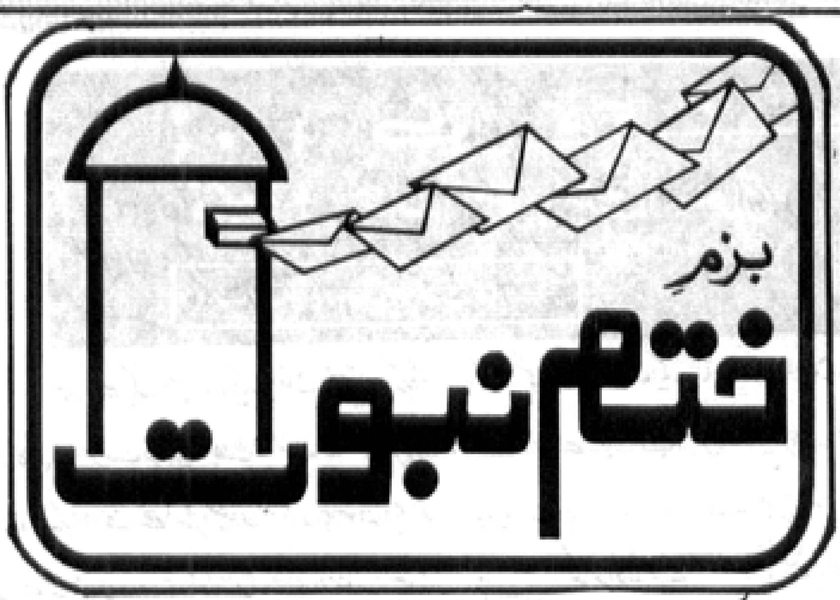

مبارکباد

سیف اللہ خان چنیوٹ۔

"بعد از تسلیمات" ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کیا۔ یہ ایک معیاری رسالہ ہے۔ اور قدیم و جدید طریقہ کا ایک حسین امتزاج ہے اس معیار کے ہفت روزے کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ جو عالمی سطح پر فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کر سکے اور الحمد اللہ ہفت روزہ "ختم نبوت" اس کام کو بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ میں ان مستند مواد پیش کرنے والے Writers لکھاریوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ہفت روزہ کی تیاری میں کام کرنے والے تمام اصحاب کے لیے دعاگو ہوں کہ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔ اور وہ مزید مستعدی سے کام کریں۔ اللہ تعالےٰ ختم نبوت کا پرچم ہمیشہ بلند رکھنے کے لیے ہمارا کو ہمت دے۔ آمین۔

میں بھی رسالہ پڑھتا ہوں

مرسلین انجم جماعت چہارم نوال شہر نوالہ

میں اس رسالہ کا ہر ہفتہ انتظار کرتا ہوں اور میں بہت ہی خوشی کے ساتھ رسالہ پڑھتا ہوں یہ رسالہ اہم بم کا کام دے رہا ہے اللہ تعالیٰ اس پرچہ کو ترقی دے اور میں جماعت ختم نبوت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس پرچہ نے بچوں کی بھی معلومات بڑھا دی ہے۔

رسالہ کے لیے بے حد مضطرب رہتا ہوں

میرزا حمید محمود جلالپور جٹاں

رسالہ ختم نبوت مسلمانان عالم اسلام کا رسالہ ہے جس کا مطالعہ کرنے کے لیے بے حد مضطرب رہتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کی توفیق سے دوست احباب کو بھی مطالعہ کے لیے دیتا ہوں وہ بھی کافی خوش ہوتے ہیں۔ تو اس دفعہ میں نے رسالہ ہاتھ میں لیا تو تاریخ لکھی تھی ۷، تا دس ستمبر میرا خیال ہے کہ بھول کر ایسا لکھا گیا ہے اس میں تو ایسی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

قادیانی مرزائی سوچ لو!

احادیث میں ہے کہ ہر اذان کے بعد یہ دعا مانگا کرو۔ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

اے اللہ تو ہمارے نبی (خاتم النبیین) کو مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا یعنی وہ دن دکھلا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادت اور افضلیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت اور ختم نبوت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگی۔ اور تمام اوّلین و آخرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کریں گے۔

یاد رہے کہ اُس وقت اقرار کرنے والوں میں نزلی

اور قادیانی بھی ہوں گے۔ مگر اس وقت کا اقرار مفید نجات نہیں اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر اُس وقت کسی سچے مسلمان کی نظر کسی مرتد، مرزائی قادیانی پر پڑ جائے اور اُس سے یہ کہے کہ تم آج کس مُنہ سے انت رسول اللہ خاتم النبیین کہہ کر شفاعت کی درخواست کرتے ہو۔ تم تو ختم نبوت کے قائل نہ تھے۔ مرتد دجال مسیلمہ کذاب مرزا قادیانی کو ڈھونڈ لو جو تمہارے نزدیک پریشان میں تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے ہیں۔ قادیانیو۔ مرزائیو! اس کا جواب سوچ لو۔ شفاعت کے لیے کس کے پاس جاؤ گے

مرسلہ (قاری ابوالطاہر محمد یار فاروقی کراچی)

قیامت کے بارے میں ایک حدیث

مرسلہ: ایاز احمد بہاولپور

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کف افسوس ملے گا۔ نیک آدمی اپنے آپ کو ملامت کرے گا کہ کاش کچھ اور نیکیاں کی ہوتیں۔ اور برا آدمی اپنے آپ کو ملامت کرے گا۔ کہ اے کاش وہ بداعمال سے باز آجاتا۔

میری معلومات میں اضافہ ہوا

خان زادہ محمد ابرار خان لغرلو سندھ

رسالہ ختم نبوت موجودہ دور میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا علمبردار ہے۔ اس دور میں آپ حضرات کی کوشش قابل ستائش ہے۔ میری اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس جہاد میں کامیابی عطا فرمائے اور مرزائیوں کو تباہ و برباد کرے آمین۔ بزم ختم نبوۃ کے سلسلے میں آپ سے ایک گذارش ہے کہ جو خط جواب طلب ہوں اُن کے آپ جواب دیا کریں رسالہ کے مطالعہ سے میری دینی و دُنیاوی معلومات میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ قادیانیوں کے عقائد کے بارے میں معلومات ہوئی جو مجھے اس کے مطالعہ سے پہلے نہ تھی۔ رسالہ کی سرکولیشن کے بارے عرض ہے کہ آپ چھوٹے شہروں کے بک شاپوں پر بھی ختم نبوت بھیجیں تاکہ وہاں کے عوام بھی اس رسالے سے فیض یاب ہو سکیں۔

بیماری کی دوا

محمد شاہد الرحمٰن شاکر کورکوٹ

دنیا میں جو بھی مرض پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دوا پیدا کی ہے، چونکہ گناہ بھی ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ اس لیے اللہ تعالےٰ نے اس کا علاج بھی ہمیں بتایا ہے۔ وہ علاج یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ اور ان سے بچنے کی پوری پوری کوشش کرے

ایک حدیث نبویؐ ہے:-

ترجمہ: ہر بیماری کی دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار یعنی مغفرت طلب کرنا ہے۔

اگر مسلم لیگ کا تعاقب نہ کیا؟

قاری محمد یوسف --- کراچی

جناب میں عرصہ دراز سے ختم نبوت کا قاری ہوں الحمدللہ علماء کرام جو دن رات کوشش فرما رہے ہیں اللہ رب العزت قبول فرمائے۔ ختم نبوت کا ہر مضمون اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن اس شمارے میں مسلم لیگ اور پوری پورے عبدالسلام صاحب کا مضمون "اٹھو مسلمانو! ہوش میں آؤ! درد دل سے سوچنے کی بات ہے کہ آج علمائے حق کا قافلہ بالکل بکھر چکا ہے جس کی طاقت سے زمین لرز جاتی تھی۔ بڑے بڑے فرعون نما دماغوں کو علمائے حق نے درست کر دیا تھا یہ قافلہ جس پر آسمان بھی رشک کرتا تھا، آپس کے اختلاف میں طاقت گنوا بیٹھا ہے۔ جب اپنی جماعت کے اختلاف کو دیکھتے ہیں تو خدا کی قسم دل خون کے آنسو روتا ہے۔

ان اختلافات کی وجہ سے آج تک ختم نبوت کا مسئلہ حل نہ ہوا۔ ناموس صحابہؓ کا مسئلہ حل نہ ہوا۔ نفاذ اسلام کا مسئلہ حل نہ ہوا، حالانکہ علماء کرام دن رات پہلے سے کہیں زیادہ بلکہ پوری دنیا میں ختم نبوت کے لیے کام کر رہے ہیں۔ لیکن فتنے زیادہ ہو رہے ہیں۔ خاص کر مسلم لیگ نے تو اس کا ریکارڈ توڑ دیا۔ جتنے فساد، اغوا، توہین رسالت و توہین صحابہ مسلم لیگ نے کرائے۔ اتنی کسی پارٹی نے نہیں۔ حکومت کو معلوم ہے تمام فساد قادیانی کر رہے ہیں۔ بلکہ ایک اعلیٰ افسر نے بتایا کہ جو لوگ اغواء ہوئے اور ڈاکو ۵۰ لاکھ، ۶۰ لاکھ تاوان وصول کرتے ہیں ان کے پیچھے بھی قادیانیت ہے۔ تاوان کی رقم سے قادیانی اپنی تبلیغ پر لگاتے ہیں جو بچے بیرون ملک اغوا ہوتے ہیں وہ بھی قادیانی کرتے ہیں، بیرون ملک بچوں کو تربیت دیتے ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں خود مسلم لیگ قادیانیت کی سرپرستی کر رہی ہے۔ اور اگر مسلم لیگ کا تعاقب نہ کیا گیا تو آئندہ حالات جو ہوں گے وہ خدا ہی جانتا ہے۔

میں تمام علماء کرام اہلسنت مذہبی جماعتوں اور اپنے علماء سے گذارش کروں گا بلکہ اللہ کا واسطہ دے کر اپیل کرتا ہوں کہ خدارا ناموس رسالت کے لیے ناموس صحابہ کے لیے اپنے تمام سیاسی مذہبی اختلاف بھلا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

ڈاکٹر اسلام الحق کا انٹرویو پسند آیا

اسحاق ابراہیم بلوچ، لاھور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان "ختم نبوت" اکثر و بیشتر پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ جس میں ایمان افروز اور روح پرور باتیں ہوتی ہیں قادیانی کس طرح اپنے ناپاک عزائم سے اسلام اور اہل اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، بے نقاب کیا جاتا ہے۔

پچھلے ہفتے سابقہ ڈاکٹر شید شفکی سرپ جی جو کہ اب موجودہ ڈاکٹر اسلام الحق صاحب ہیں کا انٹرویو شائع ہوا جسکے پڑھنے سے ایمان کو جلا ملتی ہے۔

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت

(وقار طہور مانسہرہ) حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد آنحضرتؐ کا وصال ہوا، ہجرت کا گیارھواں سال تھا، صفر کے مہینے کے کچھ دن باقی تھے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں درد شروع ہوگیا اور ساتھ ہی بخار بھی ہوا۔ بیماری روز بروز بڑھتی گئی۔ جمعرات کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں صحابہ کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو میرا وقت قریب ہے اگر میرے ذمہ کسی کا حق ہو تو چکا لے۔ اگر میں نے کسی کا حق مارا ہو تو آئے اور مجھ سے بدلہ لے اگر میں نے کسی کی ہتک کی ہو تو اس کا بھی بدلہ لے لے۔ میری طبیعت اور میری شان بغض اور کینے سے بلند ہے۔ تم سے پہلی قومیں انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کیا کرتی تھیں تم ایسا نہ کرنا۔ اسی روز عشاء کے وقت حضور کی طبیعت اس قدر ناساز ہوگئی کہ نماز کے لئے مسجد میں نہ جا سکے۔ نماز کی امامت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سپرد ہوئی۔ بیماری کے دوران ایک دن اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ رونے لگ گئیں۔ اس کے بعد ان کے کان میں پھر کچھ کہا تو وہ خوش ہوگئیں۔ چند دن بعد حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا حضورؐ نے پہلی مرتبہ مجھے اپنے انتقال کی خبر سنائی تو میں رو دی۔ پھر دوسری مرتبہ حضور نے فرمایا! میرے خاندان میں سب سے پہلے تم جنت میں مجھ سے ملاقات کرو گی، تم جنتی عورتوں کی سردار ہوگی، میں یہ الفاظ سن کر خوش ہوگئی۔

زبان و دل

محمد یحییٰ عاصم۔ کلور کوٹ

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہر عاقل و بالغ جانتا ہے۔ حضرت لقمانؒ بہت بڑے حکماء میں شمار ہوتے ہیں، وہ بہت بڑے عابد و زاہد تھے انہوں نے اپنی زندگی کا کچھ حصہ غلامی میں بھی گذارا ہے اور ان کا مالک ان کی عقل و دانائی سے واقف تھا، انہوں نے ایک دن حضرت لقمان سے کہا کہ یہ بکری لے جاؤ۔ اور اسے ذبح کرو، اس کے گوشت کا بہترین حصہ نکال کر لے آؤ، حضرت لقمانؒ نے بکری کو ذبح کیا اور اس کی زبان و دل نکال کر مالک کے پاس لے گئے۔ دو چار دن کے بعد پھر ان کے مالک نے دوسری بکری دی۔ کہا! اب اس کا بدترین حصہ نکال کر لے آؤ، انہوں نے اس کو ذبح کیا، زبان اور دل نکال کر اپنے مالک کے سامنے رکھ دیا، مالک کہنے لگا ـــــ یہ کیا ہے؟ میں نے تم کو کہا کہ اس کا بہترین حصہ نکال کر لے آؤ تو زبان اور دل نکال لائے جب میں نے کہا اس کا بدترین حصہ لے آؤ تو زبان اور دل لے آئے۔ حضرت لقمان نے کہا میرے نزدیک ایسا ہی ہے اگر یہی زبان و دل پاک ہو تو ہماری دنیا اور آخرت میں کامیابی ہے، اگر یہی دونوں چیزیں ناپاک ہوں تو دنیا اور آخرت میں ناکامی ہے۔

اُف! ذرا مسکرائیے

ثناء اللہ اسراء گورنمنٹ ہائی اسکول کروڑ لعل عیسن

ایک دن ایک صاحب جا رہے تھے کہ ایک گدھا خریدیں۔ ایک آدمی سامنے آیا اور اس نے پوچھا! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کہا! بازار جا رہا ہوں کہ گدھا خریدوں آدمی نے کہا! کہو ـــ انشاء اللہ، اس نے کہا! یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ گدھا بازار میں ہے اور پیسے میری جیب میں ہیں۔ جب وہ صاحب بازار میں پہنچے تو کسی جیب کترے نے اس کے پیسے چوری کر لئے، وہ صاحب بہت پریشان ہوئے اور واپس آ رہے تھے کہ دوبارہ اس آدمی سے مڈبھیڑ ہوگئی، اس آدمی نے پوچھا آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ کہا! بازار سے آ رہا ہوں۔ انشاء اللہ، میرے پیسے چوری ہوگئے انشاء اللہ، میں نے گدھا نہیں خریدا! انشاء اللہ اور نقصان ہوگیا۔ انشاء اللہ۔ تو دوستو ہمیں چاہیے کہ ہر اچھا کام کرتے وقت انشاء اللہ کہہ لیا کریں اس میں بڑی برکت ہے۔

اُمت مسلمہ کے لئے چند نصیحتیں

مس آنسہ آغا صائمہ لطیف آباد حیدرآباد

(۱) ایک مرتبہ ایک صحابیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ یا نبی اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے اس نے چند بار یہی سوال کیا مگر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر بار یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ اگر بحیثیت انسان کے غصہ آ بھی جائے تو اس کو ضبط کر لیا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو کشتی لڑ کے اپنے مقابل کو پچھاڑ دے۔ بلکہ حقیقی پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت غصہ پہ اپنے نفس کو قابو میں رکھے

(۲) آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان نہ کسی کو طعنہ دیتا ہے اور نہ ہی کسی پہ لعنت بھیجتا ہے اور نہ ہی بد زبانی سے پیش آتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی شان کتنی بلند ہے۔

(۳) ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نے جنت کی خوشبو کا ذکر فرمایا تو مجلس میں موجود ایک صاحب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنت کس کو ملے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

(۱) جو خوش کلامی سے پیش آتا ہو۔

(۲) جو بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہو۔

(۳) جو پیاسوں کو پانی پلاتا ہو۔

(۴) جو اکثر روزے رکھتا ہو۔

(۵) جو اس وقت بھی نماز پڑھتا ہو جب دنیا سو جاتی ہے۔

چھوٹے امراض سے بڑے امراض کا کفارہ

نوید اقبال مدرسہ تعلیم القرآن بحالی

صاحب جامع کبیر نے ایک حدیث نقل کی ہے فرمایا!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزوں کے لئے چار چیزوں کو برا نہیں سمجھنا چاہئے۔

(۱) آنکھ کا دکھنا اندھے ہونے سے محفوظ رکھتا ہے

(۲) زکام کا ہونا برص کے روگ سے نجات دیتا ہے۔

(۳) کھانسی کے ہونے سے فالج سے حفاظت رہتی ہے

(۴) پھوڑے پھنسی ہوجانے سے برص سے حفاظت ہوجاتی ہے۔

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر یہ چار بیماریاں ہوجایا کریں تو ان کو برا نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ ان کے ہونے سے مہلک اور بڑی بیماریوں سے نجات دے دیتی ہے۔

حضرت امیر شریعتؒ کی ایک حکایت

محمد عبداللہ خان حجازی "ظاہر پیر"

منقول ہے کہ سید الاحرار حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، نور اللہ مرقدہ، حسب معمول جیل میں اپنے احباب کے ساتھ محو گفتگو تھے وہاں ایک انگریز آ دھمکا جس کے ہمراہ کتا بھی تھا۔ اس انگریز کو شدت سے پیاس لگی ہوئی تھی اس وقت شاہ جیؒ کے پاس دو لوٹے پانی کے موجود دیکھ کر اس نے پانی پینے کے لئے استدعا کی شاہ جیؒ نے انسانی ہمدردی کے تحت اس انگریز کو پینے کے لئے پانی دیدیا مگر جس برتن میں اس نے پانی پیا اسے شاہ جیؒ نے کئی بار دھویا۔ انگریز نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ آپ کو مجھ سے نفرت ہے؟

فرمایا! مجھے کسی انسان سے نفرت نہیں تو اس نے برتن دھونے کی وجہ پوچھی!

شاہ جیؒ نے کتے کی طرف اشارہ کیا!

انگریز نے کہا یہ تو بہت وفادار جانور ہے؟

فرمایا! ٹھیک ہے کتا وفادار جانور ہے مگر اپنی قوم کا بدترین دشمن ہے۔

انگریز نے کہا بے شک یہ بات درست ہے کہ کتا اپنی قوم کا دشمن ہے۔

انگریز نے شاہ جیؒ کے اس ارشاد کو فوراً تسلیم کرتے ہوئے کتے کی صحبت ترک کر دی!

چار کا عدد

مرسلہ: صاحبزادہ اعجاز اشرف انجم پنڈدادن خان

(۱) وضو کے فرض چار ہیں۔

چہرہ دھونا۔ ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا۔ پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ باقی وضو میں سنتیں اور مستحبات ہیں۔ واجبات وضو میں کوئی نہیں ہیں۔ بلا وضو نماز کا ادا کرنا حرام ہے۔ اور بلا وضو نماز کی ادائیگی کا حلال سمجھنے والا کافر ہے۔

(۲) جنت میں چار نہریں ہیں۔

دودھ کی نہر۔ شہد کی نہر۔ سلسبیل کی نہر۔ شراب طہور کی نہر۔

(۳) اشہر الحرام یعنی حرمت والے مہینے چار ہیں

ان مہینوں میں جنگ نہیں کی جاتی تھی۔ ماہ ذیقعدہ ذی الحجہ۔ محرم الحرام۔ رجب المرجب۔

(۴) جتنی عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں وہ چار تک ہیں۔ فانکحوا ما طاب لکم مثنیٰ و ثلث و ربٰع۔

(۵) مقلدین کے امام مجتہدین چار ہیں۔

۱۔ امام اعظم نعمان بن ثابت المعروف بہ امام ابوحنیفہؒ

۲۔ امام مالک بن انس الاصبحی الیمنیؒ

۳۔ امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس المعروف بہ امام شافعیؒ

۴۔ امام احمد بن محمد بن حنبلؒ

(۶) اعضائے رئیسہ چار ہیں

دل۔ دماغ۔ جگر اور آنتیں۔

(۷) مشہور ادیان چار ہیں۔

دین ابراہیمیؑ۔ دین موسویؑ۔ دین عیسویؑ دین محمدیؐ۔

(۸) حضور نبی کریم علیہ السلام کی بیٹیاں چار ہیں

۱۔ حضرت زینبؓ ۲۔ حضرت رقیہؓ

۳۔ حضرت ام کلثومؓ ۴۔ حضرت فاطمہؓ۔

(۹) حضور اکرم علیہ السلام کے خلیفہ چار ہیں۔

۱۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق اکبرؓ

۲۔ خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق اعظمؓ

۳۔ خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنیؓ

۴۔ خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ

حسن معاملہ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اسے دوزخ سے دور رکھا جائے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اس کی موت اللہ تعالیٰ اور ایمان بالآخرت کے ساتھ ہو۔ اور لوگوں کے ساتھ اس کو وہی معاملہ کرنا چاہئے جو وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کریں۔" (مسلم)

قرآن حکیم کی شان میں گستاخی کرنے پر مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ ختم نبوت) چک نمبر ۱۰۸/ ٹی ڈی اے میں ایک پنچایتی فیصلے میں طے پایا کہ فریقین کا فیصلہ قرآن مجید کی موجودگی میں کیا جائے، جب قرآن مجید کا ذکر آیا تو وہاں موجود ایک شخص عبدالعزیز ولد برکت علی نے قرآن پاک کو (نعوذ باللہ) ایک فرسودہ اور خود ساختہ کتاب کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے جس کی اطلاع نور محمد گجر نے تھانہ کروڑ لعل عیسن کو دی اور اس کی اطلاع پر عبدالعزیز کے خلاف رپٹ درج کرائی جس پر انسپکٹر سعید احمد تے اے ایس آئی روشن دین کو ساتھ لے کر ملزم عبدالعزیز کو گرفتار کیا اور اس کے خلاف بی/۲۹۵ کے تحت پرچہ درج کر کے جوڈیشنل جیل لیہ بھیج دیا۔ کروڑ لعل عیسن شہر کی ادبی، سماجی اور مذہبی تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے اخلاقی اور ذہنی مجرموں کے ساتھ کسی طرح سے نرمی نہ اختیار کی جائے اور ایسے لوگوں کی پشت پناہی کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

تھیاگلی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

گذشتہ دنوں صوبہ سرحد کے گرمائی صدر مقام تھیا گلی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما صاحبزادہ طارق محمود صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کو نامزد کیا گیا:۔

صدر۔ مولانا عبدالرزاق صاحب خطیب جامع مسجد تھیاگلی
سیکرٹری۔ علی اصغر صاحب، سیکرٹری نشر و اشاعت غلام فرید صاحب۔

چار قادیانی ۲۹۵ سی کے تحت گرفتار

سرگودھا میں قادیانیوں نے اپنے متعدد واڑہ پر دوبارہ بلاک سہ بارہ کلمہ طیبہ کی پلیٹ لگا کر گستاخی رسالت کا ارتکاب کیا۔ شبان ختم نبوت، سرگودھا کے کارکنوں کا ایک اجتماع ہوا اس میں طے پایا کہ پہلے قادیانیوں کو متنبہ کیا جائے۔ چنانچہ محمد یونس بلوچ صدر شبان لیاقت پور اور ختم نبوت دونوں نے فرداً فرداً جا کر ان قادیانیوں کو منع کیا جو متعدد واڑے میں موجود تھے لیکن انہوں نے برملا کہا کہ اگر کلمہ طیبہ کو لکھنا گستاخی ہے تو ہم یہ گستاخی کریں گے، کیونکہ ہمارے حضرت ظل محمد ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور غلام احمد میں کوئی فرق نہیں ہے، چنانچہ شبان کے یہ دونوں نوجوان اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ڈی سی سرگودھا سے ملے، چنانچہ ظاہر خان مجسٹریٹ سٹی نے چھاپہ مار کر ان چار آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور توہین رسالت ۲۹۵ سی کے تحت جیل بھیج دیئے گئے۔

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء ملتان کا اجلاس

ملتان (پ ر) تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ پنجاب کے صدر کی ملتان آمد پر ختم نبوت کے پروانوں نے کثیر تعداد میں ان کا شاندار استقبال کیا۔

بعد ازاں نماز مغرب ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف کالجوں، سکولوں اور مقامی تنظیموں سے مجاہدین ختم نبوت نے شرکت کی جس میں پٹھان برادری بھی شامل ہے اس موقع پر ختم نبوت طلبہ ضلع ملتان کے صدر محمد اختر حمید گورنمنٹ کالج بوسن روڈ کے صدر محمد اسلم بھٹی، مجلس شوریٰ کے نائب صدر محمد لطیف، جنرل سکریٹری امجد علی جالندھری، ناظم اعلیٰ طاہر احمد ملک، چوہدری رفیق اور طلبہ ایکشن کمیٹی کے کارکن مبارک خان پٹھان، نجیب عالم خان، یوسف کھرل، طارق ملک، شیراز خان اور کامرس کالج کے زاہد خان، ٹیکنیکل کالج کے اجمل خان، ولایت حسین کالج کے سابق صدر محمد ارشد حنیف نے مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ملتان انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کیا کہ طلبہ پر جائز مقدمہ فوری طور پر واپس لیا جائے ورنہ طلبہ ملتان میں زبردست تحریک چلائیں گے۔

آخر میں مجلس کے صوبائی صدر محمد متین خالد نے اپنے روح پرور خطاب میں رہا ہونے والے طلبہ کو مبارکباد دی اور کہا کہ اگر آپ آخرت میں آپ سے شفاعت چاہتے ہیں تو فتنہ قادیانیت کو ختم کرنا ہوگا تاکہ ہم روز محشر میں آپ کو منہ دکھا سکیں اور آخر میں ملتان انتظامیہ سے فوری طور پر مقدمہ واپس لینے کا مطالبہ کیا اور خبردار کیا کہ انتظامیہ ختم نبوت کے طلبہ کو بلاوجہ تنگ نہ کرے تاکہ کسی قسم کی بدامنی پیدا نہ ہو۔

مبارکباد

مولوی منور حسین سورتی باہم مسلمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کی عالمی کانفرنس دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی سعی سے الحمدللہ لندن برطانیہ کے عوام میں بیداری پیدا ہو گئی اور کانفرنس کی کامیابی پر ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اب الحمدللہ عوام و خواص بھی اللہ و رسول و مومنین کے ایمان کے دشمن قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے باخبر ہو گئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وقت کے تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے انگلش تقاریر و لٹریچر شائع کر کے ہی نہیں بلکہ نوجوانوں کو بھی تیار کر دیا ہے، اب یہ نوجوانان برطانیہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر کام کر رہے ہیں، انشاء اللہ العزیز اس سے ہماری نئی نسل کے ایمان بھی محفوظ رہیں گے اور مرزائیوں کے مرکز میں تزلزل پیدا ہو جائے گا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن میں دفتر کا قیام ان بے ایمان قادیانیوں کے زوال کا سبب بنے گا۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سعی رنگ لا کر رہے گی۔

فقط والسلام

(مولانا) منور سورتی عفی عنہ

۲۳ ستمبر ۱۹۸۷ء

تیسری ختم نبوت کانفرنس لندن کی جھلکیاں

عالمی مجلس ختم نبوت کے زیر اہتمام یہ تیسری کانفرنس تھی جبکہ پہلی دو کانفرنسیں ۴ اگست ۱۹۸۵ء اور ۲ جولائی ۱۹۸۶ء کو ہوئیں۔ جن میں ۹ انگریزی، ۱۰ عربی، ایک بنگالی اور بقیہ تقاریر اردو میں تھیں۔ سب سے پہلے قافلہ دفتر ختم نبوت لندن سے سوا آٹھ بجے ویمبلے ہال میں داخل ہوا، حضرت الامیر ٹھیک پونے نو بجے اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے، کانفرنس کا آغاز ٹھیک ½ ۹ بجے شروع ہوگیا۔ سیکورٹی فورس کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تھا جن میں بالہم مسجد کے رفقاء پیش پیش تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر کافی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ پچھلے دو سال اور اب تک ویمبلے کانفرنس سینٹر میں ہونے والی تمام مسلم کانفرنسوں کے مقابلے میں اس کی حاضری سب سے زیادہ رہی۔ اخبار جنگ لندن کے مطابق ہزاروں افراد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ ہال سے باہر ہجوم کی وجہ سے باہر بھی مقررین کا انتظام کرنا پڑا۔ اس طرح سے بیک وقت دو کانفرنسیں ہو رہی تھیں اندر اور باہر۔

اس کانفرنس کی خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں پاکستان کی طرح تمام مسلمانوں کو ایک اسٹیج پر جمع کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس میں اہل حدیث اور بریلوی مکتبۂ فکر کے علماء کو بھی دعوت دی گئی تھی، چنانچہ وہ تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ عربی اخبارات میں کانفرنس کی کافی تشہیر ہوئی۔ روزنامہ "المدینہ" مدینۃ المنورہ کے رپورٹر کانفرنس میں شریک ہوئے اور فکس کے ذریعے روزانہ خبریں بھیجتے رہے۔

کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست صبح ½ ۹ سے ۱ بجے تک، دوسری ۲ بجے سے ½ ۶ تک نوجوانوں کی رعایت رکھتے ہوئے انگریزی زبان میں تقاریر رکھی گئیں۔ تمام مسلمان جم کے آخر تک حوصلے کے ساتھ مقررین کی تقاریر سنتے رہے، نوجوانوں کا جذبہ دیدنی تھا، وہ بار بار مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگا رہے تھے دار العلوم ہولکمب بری کے طلباء جب ہال میں پہنچے تو ان کے نعروں سے پورا ہال گونج اٹھا — نعرۂ تکبیر کے علاوہ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، علماء اسلام زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد اور دیگر نعرے بلند ہوتے رہے — عوام میں کبھی یہ نعرہ بھی لگ جاتا تھا — مرزائیت کا قبرستان — انگلستان انگلستان

باغ و بہار خان پور میں عظیم الشان جلسۂ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ و بہار خان پور (پاکستان) کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علاقہ کے ہزاروں مسلمان، عاشقانِ رسول اور شمعِ رسالت کے پروانوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں کسان بورڈ ضلع رحیم یار خان کے ناظم نشر و اشاعت جناب بابا حاجی سیمان الدین صاحب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور مختلف بینروں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جلسے کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نذرانۂ عقیدت پیش کیا گیا، بعد ازاں ختم نبوت کے موضوع پر مختلف علماء کرام کی تقاریر ہوئیں۔ قادیانی مرتدوں کے ناپاک عزائم اور عقائد کو بے نقاب کیا گیا۔ تمام مسلمانوں نے ہاتھ اٹھا کر حلفاً وعدہ کیا کہ مرزائیوں سے سماجی، معاشی اور اقتصادی مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ واضح رہے کہ باغ و بہار میں شیزان بائیکاٹ مہم اب مکمل ہو چکی ہے۔ شیزان نام کی کوئی چیز باغ و بہار میں میسر نہیں آسکتی۔ باغ و بہار میں اس جلسہ کے زیر اثر چار افراد نے مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے واضح اعلان کیا ہے کہ مرزا غلام قادیانی کذاب و دجال، مکار، مرتد، کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج تھا۔ علماء کی تقریروں کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ و بہار کے دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ جناب ملک محمد عارف صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے افتتاح کیا۔ اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

شاہ کوٹ میں شیزان اور اس کی مصنوعات کی بائیکاٹ تحریک

شاہ کوٹ (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس و مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ کوٹ کا مشترکہ اجلاس دفتر واقع مین بازار شاہ کوٹ زیر صدارت حافظ محمد سعید، انور صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ کوٹ منعقد ہوا اجلاس میں قادیانیوں اور ان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے اور تحریک کو تیز تر کرنے پر غور کیا گیا۔ مجلس کی اس تحریک سے متاثر ہو کر شہر کے تمام مکتبِ فکر کے حضرات نے شیزان اور اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اور گرد و نواح میں یہ تحریک جاری ہے۔

جمعیت طلبہ ختم نبوت کا اجلاس

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور میں جمعیت طلبہ ختم نبوت کے زیر اہتمام "یومِ دفاعِ پاکستان" کے عنوان پر ایک اجلاس منعقد ہوا۔ مقررین نے شہداء دفاعِ پاکستان کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اجلاس میں جناب مشتاق احمد شیرازی (شعبہ ناظم نشر و اشاعت) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے استحکام اور سلامتی کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور نظریۂ پاکستان کا ہر ممکن تحفظ کیا جائیگا جبکہ مولانا احسان احمد دانش (صدر جمعیت) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی سلامتی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ پاکستان میں فی الفور قرآن و سنت اور خلفاء راشدین کا جاری کردہ نظام رائج کر دیا جائے۔ اجلاس میں حافظ محمد یونس ناصر اور حافظ محمد یاسین صاحب نے بھی خطاب کیا

مسلم لیگ آج پھر ماضی کی روایات دہرا رہی ہے: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی مجلس عمل سے کئے گئے وعدے وزیراعظم نے ابھی تک پورے نہیں کئے

صادق آباد (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری صادق آباد تشریف لائے نمائندہ ختم نبوت سے ایک ملاقات کے دوران ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ ملک میں حالیہ تخریب کاری میں قادیانی عناصر ملوث ہیں۔ ملک میں فرقہ وارانہ فساد علاقائی اور لسانی جھگڑے پیدا کرنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے قادیانی مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنے ناپاک عزائم پورا کرنا چاہتے ہیں اس لیئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ متحد ہو کر ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ مولانا عزیز الرحمن نے مزید فرمایا کہ مسلم لیگ نے پاکستان اس لیئے حاصل کیا تھا کہ اس ملک میں اللہ اور اس کے رسول تاجدار ختم نبوت ﷺ کے بتائے ہوئے قوانین پر عمل کیا جائے گا اس کے برعکس مسلم لیگ وطن حاصل کرنے کے بعد اپنے وعدے سے منحرف ہو گئی ہے اور اس ملک میں جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اسی مسلم لیگ کے دور حکومت میں ۱۹۵۳ء میں صرف لاہور شہر کے اندر دس ہزار مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل گئی آج پھر مسلم لیگ کا دور حکومت ہے اور مسلم لیگ پھر اپنی ماضی کی روایات کو دہرا رہی ہے ہم مسلم لیگ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ قادیانیت نوازی ترک کرے اور ملک و ملت اسلامیہ کے دشمنوں کو سہارا نہ دے مولانا اسلم قریشی کو اغوا ہوئے چار سال سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے لیکن حکومت اس مسئلے پر ٹال مٹول کی پالیسی اپنائے ہوئے ہے ساہیوال اور سکھر کے شہداء کے قاتلوں کی سزائے موت پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں سے کئے گئے وعدے وزیراعظم کے ابھی تک پورے نہیں کئے مسلم لیگ کو چاہیئے کہ منافقانہ پالیسیاں فوراً ختم کر دے۔

قریہ قریہ قادیانیت کا تعاقب وقت کا ناگزیر تقاضہ ہے

نیو مراد پور (نمائندہ ختم نبوت) سکندر علاقہ لورہ کہل میں دو روزہ عظیم الشان شہادت حسین کانفرنس نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہونے کے بعد ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں ضلع مانسہرہ کے مندرجہ ذیل علماء کرام نے خطاب فرمایا۔

مولانا منظور احمد شاہ آسی، مولانا عبد الغفور خطیب مانسہرہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت لورہ کہل کے ناظم اعلیٰ مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا:

حسین رضی اللہ عنہ کی زندگی ہمیں یہ دعوت دیتی ہے کہ اعلاء حق کے لئے اگر جان کی قربانی کی ضرورت پڑے تو جان کی قربانی بھی ہنسی خوشی دینی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ قادیانی ملت اسلامیہ پر شب خون مار رہے ہیں، سیدھے سادے مسلمانوں کو طرح طرح کے لالچ اور حیلوں سے بہلا کر قادیانیت کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہر فتنہ اپنی جگہ خطرناک ہے مگر قادیانیت کا ناسور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

مولانا جمال اللہ اور ان کے بھائی کو قتل کرنے کی نیت سے مدرسہ پر قادیانیوں کی بار بار فائرنگ، اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ حفاظت فرمائی۔ رپورٹ کے باوجود ملزم گرفتار نہیں ہوئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے مبلغ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نے اطلاع دی ہے کہ قادیانیوں نے ٹنڈو عاقل کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ جامعہ حسینیہ نور القرآن میں گذشتہ ماہ رات ۱۱ بجے فائرنگ کی۔ ان کا ارادہ مولانا جمال اللہ اور ان کے بھائی حافظ سیف اللہ کو قتل کرنے کا تھا، اس سے قبل بھی کئی مرتبہ وہ قتل کے ارادے سے فائرنگ کر چکے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ حفاظت فرمائی۔ آخری فائرنگ کی رپورٹ درج کرائی گئی ہے لیکن ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ ٹنڈو عاقل میں فائرنگ کے واقعے سے اس بات کی قلعی کھل جاتی ہے کہ قادیانی ٹولہ کتنا امن پسند اور محب وطن ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پولیس کھلی جانبداری برت رہی ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ملزموں کو فوراً گرفتار کر کے سزا دی جائے۔

(محمد حنیف ندیم)

روڈہ میں ایک قادیانی کو کرکٹ میدان سے بھگا دیا

گذشتہ دنوں قصبہ روڈہ ضلع خوشاب میں قادیانیوں کے علاقائی مبلغ ایک درویش کا لڑکا یہاں آیا۔ گورنمنٹ سکول کے نزدیک کچھ نوجوان کرکٹ کھیل رہے تھے اس نے کہا مجھے بھی کھیل میں شامل کر لو، تمام نوجوانوں نے کہا ہم مسلمان ہیں، تو کافر قادیانی ہے، اس پر نوجوانوں نے نعرہ تکبیر اور ختم نبوت کا نعرہ لگایا جس پر وہ میدان سے اس طرح غائب ہو گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

ہوا اسلام کے روپ میں کفر کو پھیلا رہے ہیں ان کا شہر شہر اور قریہ قریہ تعاقب جاری ہے اور انشاء اللہ اس فتنہ کے مکمل خاتمہ تک جاری رہے گا۔ آخر میں مولانا حبیب الرحمن امام مسجد سکندر نے عوام کا شکریہ ادا کیا۔

اسرائیلی فوجی امداد کے بدلے ایران میں مقیم یہودیوں کو اسرائیل منتقل ہونے کی اجازت دیدی جائیگی

دبئی (اقبال حسین لکھویرا، نمائندہ جنگ) ایران میں مقیم یہودیوں میں سے تیس ہزار کو آئندہ چند ماہ میں ترکی کے راستے اسرائیل منتقل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ انقرہ سے شائع ہونے والے ترکی کے انگریزی اخبار ٹرکش ڈیلی نیوز کے مطابق اس سلسلہ میں ترکی میں موجود ایرانی سفیر منوچہر نے متعلقہ حکومتوں سے رابطہ کیا ہوا ہے اور وہ متعدد بار اسرائیل کا بھی دورہ کر چکے ہیں، جبکہ اسرائیلی حکام بھی اسرائیل منتقل ہونے کے خواہش مند یہودی اُمیدواروں کا انتخاب کرنے کے لیے کئی بار ایران جا چکے ہیں۔ ترکی سے یہودی کے ایک تاجر نے استنبول میں ایک استقبالیہ مرکز قائم کر دیا ہے جہاں ان یہودیوں کا استقبال کیا جائیگا قبل ازیں لندن کے اخبار آبزرور نے یہ اطلاع دی تھی کہ گذشتہ ماہ یورپ میں ایران اور اسرائیلی حکام کے درمیان خفیہ ملاقات ہوئی جس کے نتیجے میں اسرائیلی فوجی امداد کے بدلے ایران میں مقیم یہودیوں کو اسرائیل منتقل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔

(روزنامہ جنگ کراچی)

مرزا طاہر نے ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہونے والی خبر کی تصدیق کردی

قادیانیت چھوڑنے والوں پر مرتد ہونے کا فتویٰ

کراچی ہفت روزہ ختم نبوت میں گذشتہ دنوں برہمن باڑیہ میں سینکڑوں قادیانیوں کے اسلام قبول کرنے کی خبریں شائع ہوئی تھیں۔ عموماً قادیانی ایسی خبروں کو مولویوں کا جھوٹ کہہ کر تردید کر دیا کرتے ہیں، کہ بنگلہ دیش کے علاقہ برہمن باڑیہ میں قادیانیوں کے خلاف انقلاب اور بیداری کی جو لہر اٹھی ہے اور جس طرح وہاں سینکڑوں قادیانی خاندان مسلمان ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کے گرو ۔۔۔ پیشوا کو اس کی تردید کی جرأت نہیں ہو سکی۔ ۱۸ ستمبر کو جمعہ کے دن لندن میں اس نے جو لیکچر جھاڑا اس میں اس نے دکھی دل کے ساتھ بنگلہ دیش میں برہمن باڑیہ اور اس کے ماحول میں "قادیانیت چھوڑنے والوں کو مرتد قرار دیا۔ اور ان کے مولویوں کے شدید مظالم سے تعبیر کیا۔ اور اپنی جماعت کو ہدایت کی ہے کہ" جہاں جہاں بھی ارتداد ہوا ہے یا کمزوریاں دکھائی گئی ہیں وہاں کی انتظامیہ کو بحیثیت ملک سارے ملک کی انتظامیہ کو آئندہ کے لیے جماعتی حفاظت کے بہتر سامان پیدا کرنے چاہییں۔

(ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ ستمبر ۱۹۸۷ء)

قادیانیوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے

شکر گڑھ (نمائندہ ختم نبوت) مولانا عبدالرحیم اسیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے ایک بیان میں وفاقی وزیر داخلہ مسٹر نسیم احمد آہیر ۱۰ ستمبر ۱۹۸۷ء لاہور کے اخبارات میں شائع ہونے والے بیان "کہ دھماکوں کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہو سکتا ہے" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وفاقی وزیر نے بڑی احتیاط سے اس تلخ حقیقت کا اعتراف کیا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ قادیانی اب پاکستان کے خاتمے کے خواب دیکھ رہے ہیں جو کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوں گے۔ روس امریکہ، اسرائیل، بھارت کے ساتھ قادیانیوں کے گہرے مراسم ہیں اور یہ پاکستان کی جاسوسی کرتے ہیں لہذا پاکستان میں ان کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

مولانا نورالحسن کا خطاب

شنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) بروز جمعۃ المبارک کی مسجد چوپڑ بازار میں مولانا نورالحسن صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے تقریر میں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تیس جھوٹے نبوت کا دعویٰ کریں گے لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔

بقیہ ذبیح کون تھے؟

۔۔۔ کہ موجودہ بائبل کی اس تصریح کو تسلیم کیا جائے تو اکلوتا کی زیادتی کسی نے کر دی ہے

۲۔ اور اگر اکلوتا کا لفظ صحیح ہے تو پھر اسحٰق کا لفظ محرف ہے۔ اگر پہلا مانا ہے تو بھی بائبل میں تحریف کا اقرار اور دوسرا تسلیم کریں تو بھی تحریف بائبل کی شہادت واضح ہو گئی۔

ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ حاملین بائبل نے اپنے روایتی تعصب کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ہفت روزہ کے خریدار اور ایجنٹ حضرات سے درخواست ہے کہ اس کا چندہ یا قیمت ادا کرتے وقت بصورت ڈرافٹ یا چیک ہفت روزہ کے نام ہونا چاہیے، مجلس ختم نبوت کے نام نہیں۔

ہفت روزہ کا اکاؤنٹ نمبر 363۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن کراچی ہے۔

کا اسم گرامی جو کہ سیدنا حضرت اسحاق علیہ السلام کا نام نامی چسپاں کر دیا تاکہ فضیلت ہو اسماعیل (علیہ السلام) پر اسحاق کی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی ہے جو کہ بنو اسحاق کو حاصل ہو جائے مگر ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اور دیکھا جائے تو یہ نعمت عظمیٰ بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے حصے میں آئی ہے۔ اور یہ عظیم یادگار برابر طور وراثت کے مسلمانوں میں جاری رہی اور آج تک جاری اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔ جبکہ یہود و نصاریٰ جو اپنے آپ کو بنو اسحٰق کی طرف منسوب ہونے کا بزعم خویش دعویٰ کرتے ہیں انہیں ابھی تک ان مقدس یادگاروں کے ادا کرنے کی توفیق بھی نہ ہو سکی۔ اسی کا نام ہے:۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

بقیہ: عظمت اصحاب رسول

مختصر یہ کہ صحابہ کرامؓ کی عظمت و رفعت اور رتبہ و مرتبہ کا قائل ہونا ایمان کا جزو ہے۔ کیونکہ اسلام جو ہم تک پہنچا انہی سفیران محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان کے نقش پا پر چلیں کیونکہ دونوں جہان میں ہماری کامیابی اسی میں ہے۔

بقیہ: کمزوروں کے حقوق

حکم کرائے۔ آپ نے خود دست مبارک سے کلہاڑی میں بینٹ لگایا اور فرمایا جاکر لکڑی کاٹو اور بیچو۔ وہ صاحب گئے اور لکڑی کاٹی اور دس درہم میں بیچ کر کپڑا اور غلہ خریدا حضورؐ نے ان سے فرمایا:۔

"یہ تیرے لئے بہتر ہے اس سے کہ سوال تیرے چہرے پر ایک نشان بن کر قیامت میں آئے بیشک سوال کرنا تین آدمیوں کے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں۔ مفلس فقر والے کیلئے۔ بھید مقروض کیلئے یا خون بہا ادا کرنے والے کے لئے جو اس کی ادائیگی کے قابل نہ ہو۔)"

سوال کرنا ہر ایک کے کیلئے معیوب اور گناہ ہے خواہ سائل مرد ہو یا عورت اور بے غرضی کی حیثیت ورنہ مالدار مرد و عورت کو یہ حکم ہے کہ وہ ضرورت مند اور معذور مردوں اور عورتوں کی مدد کریں تو دوسری طرف محنت مزدوری کا حکم بھی مرد و عورت پر یکساں ہے اور ایک لحاظ سے عورتیں گھر بیٹھے ایسے بہت سے کام کر سکتی ہیں جیسے سلائی کا کام، کاڑھنے اور رینڈھنے کا کام، پکانے کا مشغلہ، بننے کا کام اور ان جیسے دیگر بہت سے کام ہیں جن کی وجہ سے وہ سوال اور پریشانی سے بچ سکتی ہیں جن جن کو لکھنا پڑھنا آتا ہے وہ بچوں اور بچیوں کو پڑھا لکھا کر خود بھی فائدہ حاصل کر سکتی ہیں اور دوسروں کے لئے بھی مفید بن سکتی ہیں۔

بقیہ اداریہ

برداشت نہیں کر سکتا۔ اس آرڈیننس نے شعائر اسلامی کا تحفظ کیا ہے۔

برطانیہ ایک آزاد ملک ہے۔ تمام مذاہب کو آزادی ہے۔ لیکن یہاں کھلے عام اذان کی اجازت مسلمانوں کو نہیں، یہاں قربانی گھروں میں نہیں ہو سکتی۔ یہاں کے بسنے والے عیسائی عوام نہیں چاہتے کہ مسلمانوں کی مساجد سے اذان کی آواز بلند ہو۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس طرح ہماری آزادی سلب ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح قادیانی آرڈیننس شعائر اسلامی کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے۔ قادیانی غیر مسلم اقلیت کو چاہئے کہ وہ ملک کے قانون اور مسلمانوں کا احترام کرتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

میں اب دوبارہ اپنے موضوع پر آتا ہوں۔ قادیانی یہودی گٹھ جوڑ کا ہمارے ملک پاکستان میں ایک عرصے سے چرچا ہے۔ مولانا ظفر احمد انصاری نے ماضی میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں یہ بحث اٹھائی کہ جب سو پاکستانی قادیانی ائیر فورس کے پائلٹ اسرائیل میں کام کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال "نوائے وقت" نے یروشلم پوسٹ کے حوالے سے ایک تصویر شائع کی تھی جس میں قادیانی وفد کو اسرائیل کے صدر سے ملاقات کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے۔ قادیانی مشن اسرائیل میں موجود ہے۔ اسرائیل میں کسی مسلمان تنظیم کو کام کرنے کی اجازت نہیں، لیکن اس سوال پر پوری امت کو غور کرنا ہوگا کہ کہیں قادیانی مشن عالم اسلام کی جاسوسی تو نہیں کر رہے ہیں؟

ہمیں اس بات پر تشویش ہے کہ مسلم ملکوں میں جیسے سعودی عرب، امارات، کویت، بحرین، لیبیا، اردن وغیرہ میں بڑی تعداد میں قادیانی ملازمتوں کے بہانے اندر گھسے ہوئے ہیں اور ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ قادیانی وہاں چھپ کر نہ صرف اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں بلکہ وہاں بھی جاسوسی کا کام انجام دے رہے ہیں

ہم مسلم حکومتوں سے درخواست کرتے ہیں کہ ان قادیانیوں کے بارے میں کچھ غور کریں۔ اپنے اپنے ملکوں میں ان کی سرگرمیوں کی نگرانی کریں، خصوصاً سعودی عرب کی حکومت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے تعاون سے اپنے علاقے کو قادیانیوں سے پاک کریں۔ اور درخواست یہ ہے کہ بعض اسلامی حکومتیں آج تک قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو مسلمان سمجھ رہی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کٹر، پکا قادیانی ہے۔ یقین کیجئے کہ وہ سائنس کے بہانے (مسلمان نوجوانوں کو جو سائنس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) ان میں قادیانیت کا Slow Poison کا انجکشن دے رہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام پر قطعاً اعتماد نہ کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں داخل نہ ہونے دیں اور اسلامی کانفرنس کی تنظیم سے درخواست ہے کہ اگر انہوں نے کوئی عہدہ دیا ہے یا مسلم ملکوں میں سائنس کی ترقی کے لئے اگر کوئی رقم فراہم کی ہے تو اس رقم کو واپس لیں اور عہدہ سے نکال باہر کریں۔ میں آخر میں علامہ اقبال کی اس بات پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔

شاہ تاج شوگر ملز کے مالکان مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے لگے

جمعہ کے اجتماعات میں قادیانیوں کی شر انگیزی پر زبردست احتجاج

منڈی بہاؤ الدین (نمائندہ ختم نبوت) سب ڈویژن منڈی بہاؤ الدین کی مساجد میں جمعۃ المبارک کے بڑے بڑے اجتماعات میں علماء کرام نے اپنے خطبوں میں کلمہ طیبہ اور اسلامی شعائر کے استعمال آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۵ سی کی مسلسل خلاف ورزی اور قادیانی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا قاضی منظور الحق ایم اے جامع مسجد الٰہی کے خطیب حافظ نذیر احمد جامع مسجد مدنی کے خطیب علامہ عنایت اللہ گجراتی - جامع مسجد کچہری کے خطیب مولانا عبدالقادر افغانی جامع مسجد غوثیہ رضویہ کے خطیب علامہ پیر سید خضر حسین شاہ چشتی جامع مسجد نور کے خطیب مولانا عبدالواحد - جامع مسجد اہلحدیث کے خطیب مولانا حافظ عبدالغفور جامع مسجد صدیقیہ کے خطیب مولانا قاری عبدالماجد جامع مسجد صوفی پورہ کے خطیب مولانا حافظ ارشاد اللہ نے کہا کہ سب ڈویژن منڈی بہاؤ الدین خصوصاً شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھنا اور انتظامیہ کی بے حسی پر گہرے افسوس کا اظہار کیا۔ علماء کرام نے نعروں کی گونج میں آرڈیننس کی خلاف ورزی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم ختم نبوت اور کلمہ طیبہ کا تحفظ کرتے ہوئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے قادیانی پاکستان میں مسلسل قانون اور حکومت کی واضح ہدایت کے باوجود آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانی عبادت گاہ سے فوراً کلمہ طیبہ باعزت طریقے سے اتارا جائے۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ ملک محمد یامین قادری کنوینر انجمن سپاہ صحابہؓ کی رپورٹ پر ایک قادیانی کے شعائر اسلامی کے استعمال پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اس سلسلہ میں وکلاء حضرات سید فیاض احمد شیرازی، چوہدری حاجی عبدالغفار گوندل چوہدری احمد یونس نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا دورہ

تیسری عالمی ختم نبوت کانفرنس کے اختتام کے بعد دوسرے ہفتے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مبلغ مولانا نذیر احمد بلوچ نے گلاسگو ایڈنبرا ڈنڈی بولٹن پرسٹن ہڈرسفیلڈ مانچسٹر واجڈیل باٹلے ڈیوزبری اور دیگر شہروں کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیانات میں تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر علماء اور مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا، نیز ان اجتماعات میں مسئلہ ختم نبوت حیات مسیح علیہ السلام پر روشنی ڈالی گئی۔

ایسٹ ہم کے نوجوان راہنما محمد شفیق نے عالمی ختم نبوت کانفرنس کے مندوبین کو عشائیہ دیا

ایسٹ ہم کے نوجوان راہنما محمد شفیق نے گذشتہ شب اپنی رہائش گاہ پر عالمی ختم نبوت کانفرنس کے مندوبین کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں پیر طریقت مولانا غلام حبیب نقشبندی، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا خدا الرحمٰن درخواستی، مولانا نذیر احمد بلوچ، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، حافظ صغیر احمد، مولانا حافظ عبدالرشید ارشد، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ اس موقع پر عشائیہ کے شرکاء نے عالمی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے منظم جدوجہد کی جائے گی۔

مردان کے مشہور قادیانی خاندان نے اسلام قبول کر لیا

مردان (نمائندہ ختم نبوت) جیسا کہ تمام مسلمان بھائیوں کو معلوم ہے کہ مردان میں قادیانیوں کے خلاف ایک عظیم جدوجہد جاری ہے اور جس کے نتیجے میں کئی قادیانی قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو چکے ہیں۔ اس کی تازہ مثال یہ سامنے آئی۔ جبکہ ایک قادیانی خاندان نے تنظیم کے سامنے قادیانیت سے توبہ کی اور مسلمان ہو گئے۔ یہ خاندان جس کی سربراہ مشہور لیڈی ڈاکٹر اقبال انور ہے مع اپنے بیٹوں قاضی افسر انور، قاضی مظفر انور، قاضی منظر انور سمیت مسلمان ہو گئیں۔ لیڈی ڈاکٹر اقبال انور مشہور گائناکالوجسٹ ہیں جو کہ اب بیوہ ہیں اور ان کا شوہر مشہور قادیانی قاضی کرنل انور تھا۔ جو کہ ایک ایکسیڈنٹ میں مر گیا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر نے تنظیم کے نوجوانوں کو بتایا کہ وہ کافی پہلے سے مسلمان ہونا چاہتی تھیں مگر میجر اکبر کی غنڈہ گردی کی وجہ سے دباؤ میں تھی، مگر جب تنظیم کے نوجوانوں نے میجر انور قادیانی کو غنڈہ گردی کی وجہ سے سر عام پیٹا تو اس کے بعد ڈاکٹر صاحبہ میں حوصلہ پیدا ہوا اور انہوں نے تنظیم کے نوجوانوں کے سامنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اس خوشی میں تنظیم نے علاقے کے لوگوں میں مٹھائی تقسیم کی۔

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمد للہ ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون ـــ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان ۔ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

۱ الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

۲ الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹